New Era Magazine

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

# زندگی کی چھاوں تم سے ہی

## از سیدہ جویریہ شبیر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

زندگی کی چھاوں ناول کو پڑھنے والے قارئین سے کہوں گی کہ وہ دوبارہ اس ناول کی روزانہ آنے والی اقساط میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں جو کہ آپ کو پسند بھی آئیں گی۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

چمکتے سورج کی کرنیں شاہ پیلس کے در و دیوار پر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اتری ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔

گھڑی نے دو بجے کا وقت بتایا تو سڑکوں پر ٹریفک جام ہونا شروع ہوا۔۔۔ہارن کی مختلف آوازیں سور اور کھڑی ہوئی گاڑیوں کے شور کرتے انجن فضائی آلودگی کو بڑھانے کا سبب بننے لگے۔۔۔

اسی ٹریفک میں پھنسا شاہ زیب کی اکتاہٹ حد سے سوا تھی وہ انجن بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتا ارد گرد نگاہ دوڑاتا بے زاریت کا مظاہرہ کرنے لگا۔۔۔قریب آدھے گھنٹے کے بعد ٹریفک پولیس نے جلتی دھوپ کو نظر انداز کیا اور ایمانداری کا اعلی مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹی نبھائی۔۔تو اس کی رکی گاڑی بھی ہولے ہولے آگے بڑھی۔۔۔۔۔

پیلس کے اندرونی حصے کا پر سکون ماحول اس کی جھنجھلاہٹ میں قدرے کمی کر گیا۔۔۔ بی اماں پر سلامتی بھیجتا وہ اپنے اور اس کے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔۔۔

ارے رے!!!!! ہنی یہ کیا کر رہی ہو اور یہ کیا پھیلا وہ پھلایا ہوا ہے؟؟؟؟؟

شاہ زیب آفس سے تھکا ہوا آیا تھا اور اپنے کمرہ کی یہ حالت دیکھ کر اسکا دماغ چکرا گیا وہ جو صاف ستھرے چمکتے لاونج کو دیکھ کر نرم پڑا تھا اب اپنے کمرے کی ابتر حالت اس کی چڑچڑاہٹ کا سبب بنی۔۔۔ حوریہ جو اسٹول پر چڑھی اسکے واڈروب میں گھسی اس کے سارے کپڑے نکال کر بیڈ پر ڈھیر کرنے میں مصروف تھی اچانک شاہ زیب کی آواز پر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور زمین بوس ہو جاتی کہ شاہ زیب نے اگے بڑھ کر اسے اپنی پناہوں میں چھپایا۔۔۔ حوریہ نے گرنے کے خوف سے انکھیں میچھ لیں اپنے وجود کو نرم گرم جگہ پر محسوس کیا تو دھیرے دھیرے ہیرنی انکھیں کھولیں۔۔۔ سامنے شاہ زیب کو دیکھا تو اسکا رکا ہوا سانس بحال ہوا۔۔۔ شاہ زیب جو اسکو ڈانٹنے کے موڈ میں تھا اسکے معصوم سے چہرے پر بڑی بڑی ہیرنی جیسی انکھیں جو اسکے معصوم سے حسن کو اور نکھار پیدا کرتی تھیں نظر پڑتے ہی سارا غصہ ہوا ہو گیا وہ تھی

ہی ایسی من موہنی سی گڑیا اپنا گرویدہ کر دینے والی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور شاہ کو تو کچھ زیادہ ہی حسین لگتی تھی۔۔۔

شاہ زیب نے احتیاط سے اسے نیچے اتارا۔۔۔"اوہ شاہ!!!! آپ نے مجھے بچالیا ورنہ میں تو گر جاتی "

شاہ زیب نے بیڈ پر نگاہ ڈال کر سنجیدگی سے اسے دیکھا:

ہنی کیوں چڑھی ہوئی تھیں تم اسٹول پر اور میرے کپڑے کیوں پھیلائے ہوئے ہیں ؟؟؟؟؟ شاہ زیب کے انداز میں اب کہ سختی سی تھی۔۔۔

"وہ آپ کو صبح پریشانی ہوتی ہے نہ آج صبح بھی آپکی ٹائی نہیں مل رہی تھی تو میں نے سوچا میں آپکے سارے کپڑے سیٹ کر کے رکھ دوں تاکہ آپ کو آرام سے کپڑے مل جائیں اور اپکو آفس کیلیئے دیر بھی نہیں ہو گی ناشتہ بھی آرام سے کر لینگے۔۔۔۔

آپ روز ناشتہ چھوڑ کے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔"شاہ زیب اسے ہونق بنا اس چھوٹی سی گڑیا کو دیکھ رہا تھا کبھی کبھی وہ اپنی عمر سے بڑی باتیں بھی کر جایا کرتی تھی۔۔۔

تمھیں یہ سب کیسے پتا تم تو سو رہی ہوتی ہو؟؟؟

"شاہ میں اپکی بیوی ہوں میں خیال نہیں رکھوں گی تو کون رکھے گا؟؟؟

شاہ زیب اس کی بات پر چند پل ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو تمہیں میرا بھوکا آفس جانا برا لگتا ہے؟؟؟

ہاں بلکل کون سی ایسی بیوی ہو گی جس کا شوہر بھوکا آفس جائے اور وہ خوش ہو

۔۔۔!؟شاہ زیب جس کے ماتھے پر ہر وقت بل کسے رہتے کام کے علاوہ اسے کسی

اور سے بات کرنے تک کا ٹائم نہیں ملتا زندگی کے ان سرد و گرم تھپیڑوں نے اسے پتھر

کا کر دیا تھا آج وہ پندرہ سال کی لڑکی کی باتوں پہ کھل کر مسکرایا۔۔۔۔

تم جانتی ہو کبھی کبھی تمہاری باتیں مجھے مشکوک کر دیتی ہیں؟؟

وہ مسکراہٹ چھپا کے مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔اور اس کا مرمری ہاتھ تھام کر

صوفے کی جانب لایا۔۔۔

کیوں کیوں؟؟؟؟

حوریہ کی معصومیت پر شاہ زیب نے فرطِ جذبات سے اس کا ماتھا عقیدت سے

چوما۔۔۔

"مجھے لگتا ہے اتنی سمجھ داری والی باتیں کوئی اور ہی کرتی ہے بی کاذ میری حور تو ابھی ننھی سی ہی ہے۔۔۔"

شاہ نے بائیں آنکھ دبا کر اس چھیڑا۔۔۔

شاہ!!!!!

آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں نہ؟؟؟

نہیں بلکل نہیں۔۔۔"

پھر وہ ہی مصنوعی سنجیدگی حوریہ کو تپا گئی۔۔۔۔۔

"جائیں نہیں بولتی میں آپ سے یعنی سیدھا سیدھا کہ میں سمجھدار نہیں ہوں بقول آپ کے۔۔۔"

وہ خفگی سے کہہ کر جانے لگی تبھی شاہ نے اس کی کلائی تھامی۔۔۔

مزاق کر رہا ہوں یار بیٹھ جاو۔۔۔"

وہ ہار مانتے ہوئے اپنا ارادہ ملتوی کر گیا۔۔۔

"تمھیں پتا ہے حوریہ ابھی جو تم نے تھوڑی دیر پہلے کہا ہے وہ سن کر مجھے خوشی ہوئی کہ ماما کے بعد اتنے سال بعد ہی سہی تم ہو جو میرا خیال کرنے والی ہو۔۔۔یہ احساس تنہا انسان کیلیئے ہفتِ اقلیم کی مانند ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

آواز میں گھلتی نمی، آنکھوں کے کنارے پر آئی نمی کو بغور دیکھا اور محسوس کیا۔۔۔

اور اس وقت مجھے بہت درد ہو رہا ہے بی کاذ آپ دکھی ہیں۔۔۔"

وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

اچھا چلو نہیں ہوتا دکھی اب اپنا موڈ اچھا کرو اور یہ بتاو آج کیا بنا ہے کھانے میں؟؟؟

وہ نارملی کہتا پہلے والا اثر زائل کرنے لگا۔۔۔

دال چاول۔۔۔"

وہ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں یار یہ سب نہیں کھایا جاتا مجھ سے۔۔۔"

وہ ایک بار پھر چڑ چڑے پن کا شکار ہوا۔۔۔

اب کیا کریں جو پکا ہے کھانا تو پڑے گا۔۔"

ہاں یہ تو ہے ورنہ اماں بی کی صلواتیں الگ سننے کو ملیں گی۔۔۔"

شاہ زیب کے افسردگی سے کہنے پر حوریہ نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔

کیوں ہنس رہی ہو لڑکی؟؟؟

شاہ زیب نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلے کرتے مشکوک لہجے میں پوچھا؛

"ارے میں تو بھول ہی گی آپکو تو بھوک لگی ہو گی میں بی اماں سے کہہ کر کھانے کا کہتی ہوں۔۔۔۔"

وہ جلدی جلدی بھاگنے کا جواز دیتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

جبکہ شاہ زیب آرام دہ سوٹ لئے واش روم میں جا گھسا۔۔۔۔

بی اماں، بی اماں شاہ کیلئے کھانہ لگا دیں وہ آفس سے آگئے۔۔۔۔۔

وہ ان کے پاس اکر بولتی شاہ کے آنے کا بتانے لگی جب کہ جی جان اس کی بچکانہ حرکتوں پر ہنس دیں کیوں کہ وہ اب ان کے کان میں گھسی نجانے کیا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

بی اماں کو شاہ زیب نے رکھا ہوا تھا وہ انکے گھر کا سارا کام کرتیں ویسے تو اور ملازم بھی تھے لیکن وہ بلاوجہ گھر میں نہیں آتے تھے بلکہ باہر کے ہی کام نبٹاتے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

**********

دو کمروں پر مشتمل ایک ٹی وی لاونج اور امریکن کچن بنا ہوا تھا گھر زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن ان دونوں کے لحاظ سے بڑا ہی تھا بی جان اپنے بچوں کے ساتھ کواٹر میں رہتی تھیں جو کہ شاہ زیب کے گھر کے برابر میں ہی بنا ہوا تھا ۔۔۔۔۔۔

وہ نکھرا نکھرا فریش سا ڈائنگ ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر آ بیٹھا۔۔۔۔

"بی اماں دال چاول کے ساتھ آپ کچھ اور بھی بنا لیتیں۔۔۔ میری بیوی تو ابھی اپنا بچپن

گزار رہی ہے آپ ہی کچھ خیال کر لیں مجھ غریب کا۔۔۔"

شاہ نے ابھی تک کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا۔۔

خدا کا خوف کریں۔۔۔ شاہ بڑا گھر بڑی کار اور اپنے آپ کو غریب کہتے ہیں۔۔۔"

حوریہ سے اس کی یہ غریبی والی بات کچھ ہضم نہ ہوئی۔۔۔

بھئی میں اٹھائیس سالہ مرد اس کی بیوی پندرہ سال کی عمر میں بچوں جیسے شوق رکھتی ہو

وہ غریب ہونے کے ساتھ ساتھ بے چارہ بھی ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

اس کی دہائیاں آج کچھ زیادہ ہی طول پکڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔

بچے کھانا شروع کرو۔۔"

اماں بی نے ان کی توجہ کھانے کی جانب مبزول کی تو چار و ناچار وہ ڈش کا ڈھکن اٹھا گیا

لیکن یہ کیا

یہاں تو کڑاہی گوشٹ خوشبوئیں بکھیر رہا تھا۔۔۔

اوہ لڑکی تم نے مجھے بے وقوف بنایا کوئی نہیں آج شام ٹیوشن تو میرے پاس ہی آنا ہے

پھر دیکھنا۔۔"

وہ اسے کھلے الفاظوں میں دھمکی دیتا بولا۔۔۔

تمہارے اسکول کھلنے والے ہیں کل سے اس لئیے اب فالتو ایکٹیویٹیز کو ویکینڈ پر رکھ دو اور کل سے صبح جلدی اٹھ جانا اسکول کیلئیے اور شام کو اپنی کتابیں لے کر بیٹھ جانا۔۔"

شاہ زیب نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا وہ پڑھائی کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی حساس رہا ہے ہمیشہ سے۔۔۔۔۔

" جی اچھا "

حوریہ نے تیڑے میڑے منہ سے جواب دیا۔۔۔۔۔ کوئی اور وقت ہوتا تو وہ منع کر دیتی لیکن شاہ زیب کی سنجیدہ آواز پر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔ شاہ زیب اسکی حرکات کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ کھانے کے بعد حوریہ نے شاہ زیب کو باہر جاتے دیکھا تو پوچھا:

کہاں جا رہے ہیں آپ ابھی تو آئے ہیں افس سے پھر باہر جا رہے ہیں میرے لئے تو اپکے پاس ٹاہم ہی نہیں ہے؟؟؟؟؟

شاہ زیب نے مسکرا کر حوریہ کو دیکھا:

"اوہو دادی اماں ابھی آرہا ہوں دوست کے پاس سے پھر اکے ٹائم دیتا ہوں۔۔۔۔"

اسکے گالوں کو ہلکے سے تھپتھپا کر کہا:

اچھا پھر میرے لئے ائسکریم اور چاکلیٹ لانہ نہ بھولئے گا۔۔۔"

اوکے شاہ زیب یہ کہہ کر باہر نکل گیا اور وہ اب بی اماں کا دماغ کھانے کچن میں چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کو جب وہ گھر آیا تو اسکے ساتھ اسکا جگری دوست تیمور بھی تھا۔۔۔۔

گاڑی کے مخصوص ہارن پر وہ لاونج میں چلی آئی۔۔۔۔

تیمور بھائی آپ کتنے دنوں بعد آئیں ہیں آپ تو مجھے بھول ہی گئے ہیں۔۔۔؟

تیمور کو یہ پیاری سی گڑیا اپنی بہنوں کی طرح عزیز تھی۔۔۔۔

"ہاں حور گڑیا میں کاموں میں الجھا ہوا تھا" تیمور نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے

ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

"لو شاہ کیا کم تھے جو آپ بھی بزی ہو گئے۔۔۔۔"

وہ شاہ کو دیکھتی تیمور سے گویا ہوئی۔۔۔

یار تیمور تو بیٹھ ذرا میں ابھی فریش ہو کر اتا ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ مار کر اپنے کمرے کی جانب چلا گای اور وہ تیمور کے ساتھ باتوں میں لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ لو گڑیا میں تمھارے لئے چاکلیٹ لایا ہوں۔۔۔"

اوہ سچ میں آپ بہت اچھے ہیں لیکن میں یہ ابھی نہیں لوں گی ورنہ شاہ مجھ سے ناراض ہو جائینگے آپ ایسا کرنا جب آپ جانے لگے نہ تب دے دیئے گا۔۔۔ صحیح ہے نہ ؟؟؟؟

وہ کمرے کی طرف دیکھتی ہوئی رازداری سے بولی۔۔۔۔

"وہ کیوں ناراض ہو گا کہہ دینا کہ میں نے دی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

یہ کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں میرے بغیر ؟؟؟؟ شاہ زیب نے ان دونوں کو ہلکے ہلکے بات کرتے ہوئے دیکھا تو مشکوک لہجہ میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

**********

"کچھ نہیں کچھ نہیں یہ ہماری پرسنل بات ہے۔۔۔"

حوریہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔۔

"اچھا چلو روم میں کتابیں لے کر بیٹھو آرہا ہوں میں۔۔"

وہ اس کمرے میں جانے کا کہنے لگا کیوں کہ پھر میڈم کو نیند آجانی تھی۔۔

"ابھی تو بہت ٹائم ہے بعد میں پڑھ لوں گی نہ"

حوریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا:

نہیں اٹھو جلدی پھر تم کہو گی کہ مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔؟

شاہ زیب نے اب کہ تھوڑا سخت لہجے میں کہا:

اچھا جارہی ہوں۔۔۔ "

جاتے جاتے تیمور کو اشارے کرنا نہیں بھولی تھی۔۔۔۔

"یار یہ تو بہت پٹاخہ ہے"

تیمور نے شاہ زیب سے کہا؛

اور تو مجھے یہ بتا تو نے گڑیا کو کیوں منا کیا کہ وہ مجھ سے چاکلیٹ نہ لے؟؟؟

سکندر نے گھورتے ہوئے کہا؛

"میں نے تجھے ہی نہیں سب کو منع کیا ہے اور میں لا کر دے تو دیتا ہوں پھر بھی سب سے لے لیتی ہے یہ اچھی بات نہیں ہے نہ اور تو اتنا ناراض نہ ہو مجھے پتا ہے اس نے تجھ سے لے لی ہو گی۔"۔۔۔۔

شاہ زیب نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

" ہاں تیری طرح بے مروت تھوڑی ہے گڑیا" تیمور نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔۔

"یار تو لڑکیوں کی طرح منہ مت بنایا کر۔۔۔"

شاہ زیب نے اسکے پھولے منہ پر اعتراض کیا۔۔۔۔

"چل یار اب میں چلوں گا امی انتظار کر رہی ہوں گی اور یہ گڑیا کو دے دینا او کے خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کو چاکلیٹ پکڑاتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اچھا چل ٹھیک ہے۔۔۔"

کل کا کوئی پلین؟؟

وہ جاتے جاتے مڑا۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں ہارحور کا اسکول ہے تو پک اینڈ ڈراپ کرنا ہے پھر ایک کمپنی سے میٹنگ بھی فکس کی ہوئی ہے۔۔"

صحیح کہتی ہے گڑیا!!!

وہ افسوس سے سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

گڑیا کہاں آفت کی پڑیا ہے پوری۔۔۔۔"

وہ سر جھٹک کر بولا۔۔۔۔

**********

شاہ زیب کمرہ میں داخل ہوا تو حوریہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اونگھ بھی رہی تھی۔۔۔

ہنی تم نے کھانا کھایا؟؟؟

حوریہ نے چونک کر شاہ زیب کو دیکھا!! جی شاہ آپ کیا کہہ رہے تھے؟؟؟

وہ بیٹھے بیٹھے نیند میں جا چکی تھی کہ شاہ زیب کی آواز پر ہڑ بڑا کر بولی۔۔۔۔

شاہ زیب بیڈ کے قریب اکر اسکی کتابیں سمیٹ نے لگا جو حوریہ اپنے ارد گرد پھیلائے بیٹھی تھی۔۔۔

"جاو پہلے منہ دھو کر آو۔"

جب تک وہ منہ دھو کر باہر آئی وہ اسکی کتابیں سمیٹ کر بیگ میں رکھ چکا تھا۔۔۔۔

"ہاں اب بتاو کھانا کھالیا تم نے؟؟؟

وہ اسکے ماتھے پہ آئے بالوں کو ہٹاتے ہوئے بولا جی کب کا کھالیا۔۔۔"

اچھا اب بتاو کیا پڑھا تم نے جب سے؟؟؟

وہ فوراً من پسند موڈ اختیار کرتا ہقا استفسار کرنے لگا۔۔

"اوہو ایک تو آپ جب بھی پڑھائی کے بارے میں پوچھتے ہیں نہ تو بلکل اچھے نہیں

لگتے"

حوریہ نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہا!!!!" ہاں مجھے پتا ہے چلو شاباش میتھ کی کتاب کھول کر سوال سولو کرو اور جو نہ آئے پوچھ لینا"۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے اپنے لیپ ٹاپ پر میل چیک کرتے ہوئے حوریہ سے کہا ۔

کہنے کو تو حوریہ ذہین تھی لیکن پڑھائی سے جان جاتی تھی جبھی شاہ زیب پڑھائی کے معاملے میں جتنا ہی سخت تھا حوریہ اتنی ہی لاپرواہ تھی۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب اپنے کام میں اتنا مگن ہو گیا تھا کہ حوریہ کی طرف دھیان نہیں دیا اسے اپنے ہاتھ پر نرم چیز کا احساس ہوا تو گردن موڑ کر دیکھا حوریہ اسکے بازو پر بایاں گال رکھے سو چکی تھی بے اختیار ہی اس کی اس معصوم ادا پر پیار آیا۔۔ حوریہ کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر دی اسکا سر تکیئے پر رکھ کر خود اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔۔۔۔

وہ شروع سے ہی اس سے اٹیچ تھی شاید اسی لئے قدرت نے انھیں پہلے سے ایک دوسرے کا عادی بنا دیا تھا۔۔۔

**********

سورج کی روشنی عین شاہ زیب کے منہ پر پڑی تو وہ آٹھ گیا۔۔۔ گھڑی کی جانب دیکھا جو ساڑھے سات کا وقت بتا رہی تھی پھر اپنے برابر میں بے خبر سوتی ہوئی حوریہ کو دیکھا مزے سے ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھے محو خواب تھی۔۔۔۔

" ہنی، ہنی اٹھو جلدی اسکول کی دیر ہو جائے گی چلو جلدی کرو۔" ۔۔۔

وہ اپنے اوپر سے کمفرٹر اٹھاتا ساتھ اسے بھی جگانے لگا۔۔۔

"شاہ پلیز اور سونے دیں ابھی اٹھ جاوں گی"

نیند کی خماری میں ڈوبی آواز پر شاہ کی تیوری چڑھی۔۔۔

نا نہیں نہیں اٹھو"

آواز کی سختی تھی جس نے حوریہ کو اٹھنے میں دیر نہیں لگائی پھر شاہ زیب خود بھی تیار ہوا اور اسے بھی جلدی تیار ہونے کا کہہ کر نیچے ناشتے کی ٹیبل پر چلا آیا تھوڑی دیر بعد وہ بھی بیگ ہاتھ میں اٹھائے اپنے بالوں کو اسکارف میں چھپا کر شاہ زیب کی برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئ۔۔ شاہ زیب کو کبھی اسے اسکے لباس پر یا بدلحاظی پر ٹوکنا نہیں پڑا کیوں کہ

اسے اس سب کی تربیت گھٹی میں پیلائی گئی تھی اس نے انکھ ہی تمیز و تہذیب کے درمیان کھولی تھی کبھی اپنے گھر کی عورتوں کو بغیر سر پر دوپٹا لئے باہر جاتے نہیں دیکھا یہی وجہ تھی جو اسکے اندر تہذیب خود بہ خود پروان چڑھتی چلی گئی ---

" آرام آرام سے کھاو کھانا بھاگا تو نہیں جا رہا" شاہ زیب نے اسے جلدی جلدی کھانے پر ٹوکا---

اوہو ابھی تو آپ خود کہہ رہے تھے کہ دیر ہو رہی ہے ؟؟؟

صبیح پیشانی پتلران گنت بل نمودار ہوئے--اچھا میری ماں غلطی ہو گئی مجھ سے !!!

وہ اسکے اگے ہاتھ جوڑ کر اپنا کوٹ بازووں میں ڈال کر باہر کی جانب چلا گیا

---

حوریہ بی اماں کو خدا حافظ کہہ کر پورچ میں کھڑی کار میں آ بیٹھی---جہاں وہ پہلے سے ہی موجود تھا--

یہ لو چاکلیٹ کل تیمور لایا تھا میں دینا بھول گیا--"

شاہ زیب نے گاڑی چلاتے ہوئے ایک ہاتھ میں اسٹیئرنگ وہیل سنبھالا اور دوسرا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا جس میں ڈیری ملک تھی اور اسکے چہرے کے جانب دیکھا جس کے چہرے پر چاکلیٹ کے نام سے چمک آئی تھی۔۔۔۔

کیا کہا تھا تم نے تیمور سے میرے بارے میں ؟؟

حوریہ کا بڑھتا ہوا ہاتھ شاہ زیب کی آواز پر رک گیا اور چہرے پر اپنے پکڑے جانے کا خوف کے آثار نمایاں ہو گئے۔۔۔۔

وہ وہ شاہ اتنے پیار سے لائے تھے اگر میں منع کرتی تو ان کو برا لگتا نہ،؟؟

حوریہ چوری چوری دیکھتے ہوئے بولی کہ کہیں ڈانٹ ہی نہ دیں،،،،

تو اس کا مطلب تم اسے ساری باتیں بتا دو گی۔۔۔۔۔۔؟

اسکے ڈپٹنے پر حوریہ کے آنسو نکل آئے جنھیں وہ اپنے پھولے پھولے گال رگڑ کر صاف کرنے لگی وہ گاڑی چلا رہا تھا اس لئے اسکی طرف نہیں دیکھا جب کافی دیر تک حوریہ نے جواب نہیں دیا تو اسکی طرف دیکھا جو رونے میں مصروف تھی شاہ زیب نے گاڑی سائیڈ پر لگائی اور اس کا ہاتھ تھام کر پوچھا برا لگا میری ہنی کو ؟؟؟

حوریہ نے خفا خفا نظر شاہ زیب کی جانب ڈال کر نیچے جھکالی۔۔۔جب اسکو شاہ زیب کی کوئی بات بری لگتی وہ اسی طرح بولنا بند کر دیتی۔۔

اچھا اوکے سوری دیکھو میں نے اپنے کان بھی پکڑ لئے ؟؟

شاہ زیب کا غصی پل بھر میں ہوا ہوا۔۔۔حوریہ نے اسکو دیکھا اور اسکے اسطرح کان پکڑنے پر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔ ۔۔۔۔۔

.....

وہ آفس سے آیا تو سب سے پہلا سامنا بی اماں سے ہی ہوا لیکن ان کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر ان کے پاس چلا آیا۔۔۔

کیا ہوا بی اماں آپ فکر مند ہیں ؟؟؟

"شاہ زیب بیٹا وہ حوریہ جب سے اسکول سے آئی ہے کمرے میں بند ہے نا دوپہر کا کھانہ کھایا نہ ہی شام کا۔۔۔اور نہ وہ خود کمرے سے باہر نکلی ہے ایسا تو وہ کبھی نہیں کرتی پتا نہیں آج کیا ہوا ہے ؟؟؟؟

میں تو دروازہ بجا بجا کر تھک گئی ہوں۔۔۔"

ابھی تمھیں ہی فون کرنے والی تھی۔۔۔۔"

جلدی چلو بیٹا میرا تو دل ڈوبا جا رہا ہے۔۔۔۔"

وہ جلدی جلدی بولتیں اسے حوریہ کے پاس بھیجنے لگیں۔۔۔

"اچھا بی اماں میں دیکھتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

بی اماں کو تسلی دے کر اس نے ڈپلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولا جو اسکے پاس ہمہ وقت رہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب جو سارا دن میٹینگ میں مصروف تھا اور بریک ٹائمنگ میں بھی گھر نہ اسکا تھا رات کے دس بجے گھر آیا تو بی اماں نے بوکھلاتے ہوئے اسے بتایا تو وہ بھی پریشان ہو گیا لیکن بی اماں کے سامنے ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

حوریہ کو اسکول جاتے ہوئے تین مہینہ ہو گئے تھے اور شاہ زیب بھی اپنے بزنس میں بری طرح پھنسا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ گھر میں کم ہی آتا تھا اور حوریہ بھی روٹین

لائف میں بزی ہو گئی تھی ۔۔۔۔

**********

****

شاہ زیب کمرہ میں داخل ہوا تو حوریہ اسے کہیں نظر نہیں آئی بیڈ کی جانب آیا تو حوریہ سکڑی سمٹی ایک کونے میں گھٹنوں میں منہ دیئے بیٹھی تھی

ہنی ہنی کیا ہوا تم ایسے کیوں بیٹھی ہو؟؟؟؟ حوریہ نے شاہ زیب کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔۔شاہ زیب کو صحیح معینوں میں جھٹکا لگا حوریہ کی آنکھیں مستقل رونے سے سوجھی اور لال ہو گئیں تھیں دایاں گال بری طرح سرخ ہو رہا تھا۔۔

حوریہ حوریہ ہنی!!!!! یہ کس نے کیا ہے بتاو مجھے کس نے مارا ہے؟؟؟

شاہ زیب تو اسکی یہ حالت دیکھ کر پاگل ہی ہو گیا تھا اس نے کبھی اسے مذاق میں بھی نہیں مارا تھا۔۔۔۔

"شاہ شاہ اللہ نے میرے ماں باپ مجھ سے کیوں لے لئے میں یتیم نہیں ہوں, میں منحوس بھی نہیں ہوں نہ؟؟

شاہ زیب کا تو مانو وہ حال تھا کسی نے اسکا دل چیر دیا ہو اسکی بات سے...اور وہ اسکے گلے سے لگے سسکیاں لیتی بولی۔۔۔

اس وقت وہ کتنی اذیت میں اور کرب میں تھی۔۔

"نہیں میری جان تم سے کس نے کہا کہ تم یتیم ہو بتاو مجھے؟؟؟

اسنے حوریہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

"شاہ مجھے مما،، بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔"

وہ روتی جا رہی تھی اور ایک ہی بات کئے جا رہی تھی شاہ زیب کو اسکو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔

شاہ زیب نے بیڈ کی سائیڈ پر اکر گلاس میں پانی بھرا اور حوریہ کی طرف آیا

اچھا یہ پانی پیو۔۔۔"

شاہ زیب نے گلاس اسکے لبوں سے لگایا دو گھونٹ پی کر اس نے گلاس رکھ دیا۔۔۔

اب بلکل نہیں رو گی اور بتاو مجھے کیا ہوا ہے؟؟؟؟

آج اسکول میں، انگلش کے پریڈ میں ایک لڑکی ٹیسٹ میں چیٹنگ کر رہی تھی میں نے اسکی شکایت مس سے کر دی مس نے اسے ڈانٹا اور کلاس سے باہر نکال دیا تو جب میں بریک میں لنچ کر رہی تھی تو اس نے اکر میرا لنچ گرا دیا اور جب میں نے پوچھا تو اس نے مجھ سے بتمیزی کی اور بولی کہ تم منحوس ہو جبھی تمھارے ماں باپ بھی تمھیں چھوڑ کر چلے گئے اور اب تم اپنے کزن کے سر پر مسلط ہو گئی ہو اس بیچارے نے تم جیسی یتیم اور لاوارث لڑکی کو سہارا دیا ہوا ہے مجھے اسکی بات پر غصہ آ گیا اور میں نے اسے دھکا دیا تو اس نے میرا ہاتھ مروڑ کر تھپڑ مار دیا اور کلاس میں چلی گئی۔۔۔"

اس نے وہ ہاتھ اسکے اگے کر دیا اسکی سرخ و سفید کلائی پر انگلیوں کے نشان واضح تھے

۔۔۔

ادھر آو شاہ زیب اسے لیکر بیڈ پر اگیا اور فرسٹ ایڈ باکس میں سے ٹیوب نکال کر اسکے گال پر لگائی جو اب بھی سرخ ہو رہا تھا اور ہاتھ کے متاثرہ حصے پر بھی یہ ہی عمل دہرایا۔۔۔

تم نے اپنی ٹیچر کو کیوں نہیں بتایا؟؟

"میں بتانے ہی لگی تھی لیکن اس نے کہا کہ میں پوری کلاس کو بتا دوں گی پھر وہ سب

میرا مذاق بنائے گے کہ میں یتیم ہوں۔۔۔" اس نے جھکے سر سے بتایا کہ جیسے اسکا قصور ہو۔۔۔۔شاہ زیب نے اسے اپنے سینے سے لگالیااور پوچھا:

یہ بتاو یتیم کسے کہتے ہیں؟؟؟

وہ جسکااس دنیامیں کوئی نہیں ہوتا۔۔۔"

توکیاتمہارااس دنیامیں کوئی نہیں ہے؟؟؟اسکی بات پر حوریہ نے زور سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا:

ناناآپ ہیں نہ میرے دوست میرے سب کچھ اور میرے ہسبینڈ بھی۔۔"

نکاح کے وقت حوریہ کی ماما نے کہا تھا کہ اب سے تم شاہ کو بھیا نہیں بولو گی بلکہ صرف شاہ کہو گی۔۔۔

لیکن مماوہ تو مجھ سے بڑے ہیں نہ؟؟؟

ہاں لیکن وہ اب تمھارا ہسبینڈ ہے ابھی وہ پوچھنا ہی چاہتی تھی کی اسکی مما اسکا ساتھ چھوڑ گئیں اور یہ بات اسکے ذہن میں نقش ہو گئی جب بھی کوئی بات ہوتی وہ یہ بات ضرور بولتی تھی اور شاہ زیب کو اسکا یہ بولنا نہال کر دیتا تھا۔۔۔۔ تو پھر تم اسے یہ بتا

دیتیں ؟؟؟

" کیوں بتادیتی پھر وہ آپ کو بھی برا بھلا کہتی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی میرے شاہ کو برا کہے "

اس نے نہایت غصہ سے کہا اسکی بات پر شاہ زیب نے انکھوں میں محبت لئے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو خود تو مار کھا گئی تھی مگر اسکا نام نہیں لیا تھا۔۔۔

"دیکھو ہنی میرے بھی تو ماں باپ نہیں ہیں لیکن میں نے اللہ سے شکایت کی کیا ؟؟؟ میں نے کہا کہ میں بھی تو یتیم ہوں ؟؟؟؟ ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئ تھی حوریہ نے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیا نہیں شاہ میں ہوں نہ اپکی...

"آپ یتیم نہیں ہیں۔۔"

حوریہ کو

دکھ ہوا تھا شاہ زیب کو اپنے آپ کو یتیم کہنے پر۔۔۔وہ اس شخص کو دکھی کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اب ایسا کبھی نہیں کہوں گی اور اللہ سے بھی شکایت

نہیں کروں گی آپ بھی ایسا نہیں بولنا۔۔۔۔۔"

گڈ گرل منہ دھو کر آؤ کھانہ کھاتے ہیں۔۔"

اور کیا نام ہے اس لڑکی کا؟؟؟

شاہ زیب نے پوچھا

کرن رحیم "حوریہ بتا کر واش روم میں چلی گئی اور وہ بی اماں کو کھانے کا کہنے چلا گیا۔۔۔

بی اماں نے شاہ زیب کو آتے دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکیں۔۔۔۔۔۔

تھیک ہے وہ بی جان بس اسکول میں کلاس کی لڑکی کے ساتھ کچھ تلخ کلامی ہو گئی تھی

آپ کھانا لگوا دیں۔۔۔آ رہی ہے ہنی بھی۔۔۔"

وہ بی اماں کو تسلی سے نوازتا فریش ہونے کی غرض سے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

پانچ دس منٹ بعد وہ نکھرا نکھرا سا ڈائنگ ٹیبل کی طرف آیا تو حوریہ اور بی جان اسی کے انتظار میں بیٹھیں تھیں۔۔۔۔

شاہ زیب تم تو تلخ کلامی کا کہہ رہے تھے لیکن اس نے تو حوریہ کو مارا ہے؟؟؟

اماں بی نے سخت لہجے میں کہا؛

جی اماں بی کل جاوں گا پرنسپل کے پاس۔۔۔"۔

وہ حوریہ کی پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں ہاں ضرور جانا میری معصوم بچی پر ہاتھ کیسے اٹھایا اس کل موہی نے۔۔۔۔"

اماں بی نے حوریہ کو ساتھ لگا کر کہا۔۔۔۔۔

چلو ہنی کھانا کھاو۔۔۔۔"

شاہ زیب نے کہا تو وہ سر ہلا کر نوالہ بنانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

.....

دوسرے دن حوریہ کو شاہ زیب نے اسکول نہیں جانے دیا تھا اور وہ ابھی تک سو رہی تھی جبکہ شاہ زیب بی اماں کو اخیال کرنے کا کہہ کر خود کسی کام سے باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے شاہ زیب صاحب اپنے کیوں تکلیف کی ایک کال کر دینی تھی؟؟؟

" شکریہ لیکن کام ایسا تھا کہ مجھے خود آنا پڑا ۔۔۔۔"

شاہ زیب کی سنجیدگی پر پرنسپل کو کھٹکا ہوا۔۔۔۔

جی جی کہیئے ؟؟؟

شاہ زیب اس وقت حوریہ کے اسکول کے پرنسپل کے روم میں موجود تھا۔۔۔۔

آپ کے اسکول کی ایک لڑکی نے حوریہ سے مس بی ہیو کیا ہے اور ان پر ہاتھ بھی اٹھایا ہے۔۔۔۔"

شاہ زیب نے آپس میں دونوں ہاتھوں کی مٹھی کو پوری قوت سے کس لڑکی نے ایسا کیا ہے آپ مجھے نام بتایئے میں ابھی بلواتا ہوں ؟؟؟؟؟

کرن رحیم میٹرک میں حوریہ کی ہی کلاس فیلو ہے۔۔۔۔۔"

تھوڑی دیر میں ہی کرن سامنے تھی۔۔۔

جی کرن کل آپ نے حوریہ کے ساتھ بتمیزی کی ہے کیا میں وجہ جان سکتا ہوں ؟؟؟

پرنسپل نے برہمی سے کرن سے پوچھا تو اس نے صفاچٹ انکار کر دیا۔۔۔

پھر شاہ زیب نے ساری بات اس کے سامنے پرنسپل کو بتائی۔۔۔

"آئیندہ اگر مجھے کسی بھی قسم کی شکایت ملی تو آپ اس اسکول کے باہر ہوں گی۔۔۔۔"

پرنسپل کی دھمکی پر کرن کی ساری ہوا نکل گئی۔۔۔

نو، نو، آئی ایم سوری سر آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔"

معافی آپ کل حوریہ سے مانگیئے گا ۔۔۔۔"جایئے اپنی کلاس میں ۔۔۔۔۔"

میں آپ سے معزرت کرتا ہوں؟؟؟

نہیں نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے اب مجھے اجازت دیجیئے اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب پرنسپل سے مصافحہ کرتا آنکھوں پر گلاسس چڑھائے اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔۔۔۔

**********

حور گڑیا بال بنوالو کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟؟

بی اماں کب سے کنگا لئے بیٹھی تھیں اور حوریہ مسلسل منع کر رہی تھی۔۔۔۔

ہنی کیوں پریشان کر رہی ہو بی اماں کو بال کیوں نہیں بنوا رہیں ؟؟؟؟؟

وہ آج اتوار کے دن کے طفیل گھر پر موجود تھا۔۔۔۔۔۔۔ اور کب سے بی اماں کو اس کے پیچھے پیچھے پھرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

شاہ بی اماں زور زور سے کنگا کرتی ہیں میرے سر میں درد ہو جاتا ہے۔۔۔"

شاہ زیب نے حوریہ کو دیکھا جس کے بال کمر تک آرہے تھے اور کچھ اسکے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے جنھیں وہ بار بار لاپرواہی سے کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔۔۔

اچھا!!!! لاو میں بناوں۔۔"

آپ کو آتا ہے بال بنانا؟؟؟

حوریہ نے حیرت سے پوچھا:

لو اس میں اتنا مشکل کیا ہے۔۔۔"

شاہ زیب نے بی اماں سے کنگا لے کر اس کے بال سلجھانے شروع کئے۔۔۔۔

پانچ منٹ کی کوشش کے یہ معمہ بھی سر ہو چکا تھا۔۔۔

یہ لو بن گئے۔۔"

واہ شاہ آپ تو بہت اچھے بال بناتے ہیں اب میں اپ سے ہی بال بنواوں گی"

وہ اپنی بلوں سے گوندھی چوٹی کو ستائشی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

حوریہ نے لاڈ سے شاہ زیب کے گلے میں بازو ڈال کر کہا۔۔

اے لڑکی فری نہ ہوں ۔۔"

شاہ نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا: بی اماں پاس ہی بیٹھی ان دونوں کی باتوں پر مسکرائے جا رہیں تھیں۔۔۔

کیوں فری نہ ہوں آپ سے نہیں فری ہوں گی تو کس سے ہوں گی آخر آپ میرے ہسبینڈ ہیں۔۔۔"

حوریہ کے فخر سے کہنے پر شاہ زیب نے ماں بی کو دیکھا جن کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ رقم تھی۔۔۔۔

ہاں ہاں مجھے پتا ہے اب۔۔۔۔"

تو درد نہیں ہوتا نہ ہاتھ میں ؟؟

شاہ زیب نے اسکے ہاتھ کو

دیکھتے ہوئے پوچھا:

نہیں ہوتا شاہ۔۔۔۔"

اچھا آج اسکول نہیں گئیں تو کتابیں لے کر بیٹھ جاو۔۔۔"

شاہ کا حکم۔نامہ سن کر حوریہ نے منہ کے زاویہ بگاڑے۔۔۔۔۔۔

**********

شہاب صاحب کے دو بیٹے تھے سکندر شاہ، جہانگیر شاہ شہاب صاحب نے دونوں بیٹوں کی شادی ساتھ ہی کر دی تھی سکندر شاہ اور ثمینہ کے ایک سال بعد ہی اللہ نے انہیں ایک بیٹا دیا جس کا نام انہوں نے شاہ زیب رکھا تھا جبکہ جہانگیر اور تہمینہ بیگم کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ثمینہ اور تہمینہ دونوں بہنیں تھی اور شہاب صاحب نے دونوں کو اپنی بہو بنالیا تھا زندگی اپنی اپنی ڈگر پر گزر رہی تھی شادی کے دس سال بعد ہی اللہ نے جہانگیر اور تہمینہ بیگم کو بیٹی عطا کی تھی جس کا نام انہوں نے حوریہ رکھا تھا حوریہ اپنے نام کی طرح ہی حور تھی سفید روئی جیسے گال نازک نازک سی حور باپ کا لمس محسوس ہی نہ

کر پائی۔۔جہانگیر اور سکندر آفس سے آتے ہوئے ان کی گاڑی ٹرالر سے ٹکرا گئی اور موقع ہی پر جان دے گئے یہ خبر شاہ ہاوس کے مکینوں کیلئے قیامت سے کم نہ تھی اس پر قسمت کی ستم ظرفی یہ کہ جیسے ہی یہ خبر ثمینہ بیگم کو ملی وہ برداشت نہ کر سکیں ہارٹ اٹیک نے انہیں دوسری سانس نہیں لینے دی اور وہ خالق حقیقی سے جا ملیں ۔۔۔۔۔۔۔۔قیامت تو اس دس سال کے شاہ زیب پر ٹوٹی تھی جو پہلے باپ پھر ماں سے محروم ہو گیا تھا پورا شاہ ولا میں تین جوان موتوں پر کہرام مچا ہوا تھا اور ننھی سی جان کو پتا ہی نہیں تھا کہ وہ باپ کے سائے سے محروم ہو گئی تھی ایسے حالات میں شاہ زیب کو سینے سے لگانے والی ثمینہ بیگم ہی تھیں ماں باپ کا پیار تو وہ دے نہیں سکیں کیوں کہ یہ خلا کوئی بھی پورا نہیں کر سکتا اور وہ تو خود اپنے شوہر اور بہن کے غم میں اندر سے ٹوٹ گئیں تھیں ایسے میں شاہ زیب نے اپنے آپ کو مضبوط بنا لیا تھا چھوٹی سی عمر میں وہ اپنی پڑھائی بھی کرتا اور اپنے باپ کے پھیلے ہوئے بزنس کو بھی دیکھتا تھا اسکی مصروفیات اتنی ہو گئیں تھیں کہ ہسنے اور بولنے کا وقت ہی نہیں ہوتا تھا اور واقعات و حالات نے اسے سنجیدہ بنا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

***

تاہ بھیا تاہ بھیا تا کیٹ تا یئے (شاہ بھیا شاہ بھیا چا کلیٹ چا ہیئے)!!!!!

تین سال کی حوریہ اپنی تو تلی زبان میں شاہ زیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی .....

گڑیا بعد میں لا کر دوں گا ابھی میں پڑھ رہا ہوں۔۔۔۔۔"

شاہ زیب نے اسے آرام سے اپنے پاس بٹھا لیا۔۔۔

ابھی تا ہیئے (ابھی چا ہیئے)

ناک چڑھا کر کہا:

اچھا چلو۔۔۔"

شاہ زیب نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔رہنے دو شاہ تم اپنی اسٹڈی کرو یہ تو ایسے ہی تنگ کرتی ہے لاؤ اسے مجھے پکڑاؤ تم کمرہ میں جا کر پڑھ لو۔۔۔"

تہمینہ نے شاہ زیب کو ٹوکا۔۔۔اور اگے بڑھ کر حوریہ کو لے لیا

جس پر حوریہ کا منہ بن گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے۔۔

جب شاہ زیب نے دیکھا تو اسے اس معصوم کو دیکھ کر دل پسیج گیا۔۔۔

نہیں آنی میں لے جاتا ہوں میری بھی اوٹنگ ھو جائے گی۔۔۔"

دیکھ لو شاہ حرج ہو گا؟؟؟

ارے میری پیاری آنی نہیں ہوتا میں ابھی آرا ہا ہوں۔۔۔۔

تاہ بھیا آپ تب تے اتھے ہو (شاہ بھیا آپ سب سے اچھے ہو)

یہ کہہ کر حوریہ نے اسکے گال پر پیار کیا۔۔۔ شاہ زیب نے نرمی سے اسکی آنکھیں صاف کیں جن میں موٹے موٹے آنسو جمع تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

****

تاہ بھیا پانی پیلیں؟؟

شاہ زیب اپنے روم میں بیٹھا نوٹس تیار کر رہا تھا جب حور اس کے روم میں داخل ہوئی

۔۔۔حوریہ نے پانی کا گلاس شاہ کے سامنے کیا۔۔۔"ارے میری گڑیا پانی لائی ہے ۔۔۔"

شاہ زیب نے پانی کا گلاس ایک ہاتھ سے لیتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر اسے اپنی گود میں بٹھا لیا۔۔۔

لیکن میں نے تو پانی نہیں منگاوایا تھا؟؟؟ شاہ زیب نے ننھی سی گڑیا کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ اتنی دیر سے پڑھ رہے ہیں میں اپ تے پانے لے آئی (آپ اتنی دیر سے پڑھ رہے ہیں اپکو پانی لائی)

ابھی اسے صحیح سے بھی بولنا نہیں آیا تھا آلفاظ ٹوٹے پھوٹے ادا ہوتے تھے لیکن سامنے والا سمجھ جاتا تھا۔۔۔۔

اوہ میری پیاری سی گڑیا چاکلیٹ کھائے گی؟؟؟

حوریہ نے جلدی جلدی سر ہاں میں ہلایا جس سے اسکے بالوں کی دونوں پونیاں ہلنے لگیں۔۔شاہ زیب کو اسکے اس انداز نے نہال کر دیا تھا۔۔۔۔

**********

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا وہ تو گزر ہی جاتا ہے لیکن اپنے ساتھ ایسی یادیں چھوڑ جاتا ہے جو انسان کو آکٹوپس کی طرح چمٹ جاتی ہیں جن سے پیچھا چھڑانا انسان کے بس میں نہیں ہوتا۔۔۔ تہمینہ بیگم بھی ان ہی میں سے ایک تھیں غم اور دکھ انہیں دیمک کی طرح چاٹ گیا تھا حوریہ پانچویں کلاس میں پہنچ گئی تھی جبکہ شاہ زیب نے یونی ورسٹی جوائن کرلی تھی انتھک محنت اور لگن سے پہلے سے زیادہ ترقی کی منازل طے کرنے لگا تھا۔ اور اس کٹھن وقت میں اس کے دوست تیمور نے اسکا ساتھ دیا تھا تیمور سے اس کی پہلی ملاقات اسکول میں ہوئی تھی ساتھ ہی کالج میں اور اب یونی میں بھی ساتھ ایڈمیشن لیا۔۔۔ شاہ زیب نے اپنے بزنس میں اسکی شراکت داری قبول کی اور اسی طرح دونوں کی انتھک محنت نے بزنس میں چار چاند لگا دیئے۔۔۔

**********

******

شاہ زیب میٹنگ میں موجود تھا جب اسکے موبائل پر گھر سے کال آنے لگی اس نے کال ریسیو کرتے ہوئے قدرے کونے والی جگہ پر اکھڑا ہوا۔۔۔

شاہ بھیا پتا نہیں مما کو کیا ہو گیا وہ گر گئیں اور اٹھ نہیں رہی ہیں آپ جلدی آجائیں ؟؟؟

آتا ہوں میں تم رو نہیں۔۔۔"

حور کی روتی ہوئی آواز نے شاہ زیب کے اوسان خطا کر دیئے وہ بھاگنے کے سے انداز میں آفس سے نکلا اور تیزی سے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا اور فل اسپیڈ میں گاڑی کو بھگایا گھر پہنچتے ہی لاونج میں آیا تہمینہ بیگم فرش پر گری ہوئی تھیں۔۔۔وہ تڑپ کر ان کے پاس آیا اور اٹھا کر گاڑی میں لیٹایا حوریہ کو پیسنجر سیٹ پر بیٹھنے کا کہہ کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ہسپتال کے راستے پر گاڑی دوڑانے لگا آج زندگی میں پہلی دفعہ اسے گاڑی چلانا مشکل لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ اسکول سے اکر تہمینہ کی تلاش میں کچن میں گئی تو تہمینہ کو فرش پر پڑا دیکھ کر حوریہ

کی چیخ نکل گئ

مما مما اٹھیں کیا ہو گیا آپ کو ؟؟؟؟

گھر میں کوئی ملازم نہیں تھا ملازم سارے چھٹی پر تھے تہمینہ بیگم سارے ملازموں کو مہینہ میں ایک چھٹی ضرور دیتی تھیں۔۔۔ اس وقت وہ کسے مدد کے لئے کہتی پھر کپکپاتے ہاتھوں سے شاہ کا نمبر ملایا۔۔۔۔۔۔

شاہ حوریہ کا ہر طرح سے خیال کرتا تھا وہ اس کی ہر بات کو ماننا اپنا فرض سمجھتا تھا اور حوریہ تھی سلجھی ہوئی بچی اگر اسے منع کر دیا جاتا تو وہ اس چیز کی دوبارہ ضد نہیں کرتی تھی شاہ زیب ہی چھوٹی سی حور کو اسکول ڈروپ کرتا اور لینے آتا تھا یہ ذمہ داری بھی اس نے اپنے کندھوں پر لے لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئ سی یو سے ڈاکٹر باہر آئے تو شاہ زیب لپک کر ان کے پاس گیا۔۔۔۔

ڈاکٹر اب کیسی ہیں آنی؟؟؟

آپ میرے ساتھ آیئے۔۔۔"

ڈاکٹر نے شاہ زیب کو اپنے ساتھ آنے کا کہا۔۔۔

"گڑیا آپ ادھر ہی رہنا میں ابھی آتا ہوں"

وہ جو کب سے روئے جا رہی تھی شاہ زیب کو دیکھ کر خوف زدہ انداز میں بولی۔۔۔

شاہ کیا مما بھی مجھے بابا کی طرح چھوڑ کر چلی جائیں گی؟؟؟؟

نہیں گڑیا اللہ نہ کرے آپ دعا کرو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ اس کو تسلی سے نوازتا ڈاکٹر کی تقلید میں چل پڑا۔۔۔

**********

****

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟؟

ڈاکٹر صاحب نے شاہ زیب سے پوچھا:

وہ میری خالہ اور چچی دونوں ہیں۔۔"

ہمم ان کے ہسبینڈ کہاں ہے اس وقت؟؟

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔"

شاہ زیب نے کتنی مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے تھے یہ وہ ہی جانتا تھا۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری ۔۔"

ڈاکٹر کیا کوئی سیریس مسئلہ ہے؟؟؟

ہمم ان کو برین ٹیومر ہے اور۔۔۔۔۔۔۔!!!!

شاہ زیب کو زبردست دھچکا لگا تھا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟؟

شاہ زیب کو ابھی تک یقین نہیں آیا:

" جی۔۔۔۔اور اگر ان کا علاج پہلے ہو جاتا تو شاید ان کے بچنے کے چانسز ہوتے لیکن اب وقت گزر چکا ہے یہ لاسٹ اسٹیج ہے اور شاید وہ دو چار دن کی مہمان ہے"

ڈاکٹر صاحب نے اسکا کاندھا تھپکا اور کمرہ سے باہر نکل گئے شاید ان کے پاس بھی دلاسے کے لئے الفاظ نہیں تھے۔۔۔۔

یااللہ!!!! ایک اور امتحان،،، نہیں یااللہ اس دنیا میں یہ ہی تو واحد سہارا تھا میرا ۔۔۔۔میرے ماں باپ کے بعد انہیں بھی تو اپنے پاس بلا لے گا تو میں کیا کروں گا اور حور کا کیا ہو گا پہلے ہی وہ باپ کی محبت سے محروم ہے اب ماں بھی !!!!!۔۔۔۔۔

اس وقت وہ پھوٹ پھوٹ کر بچوں کی طرح رو رہا تھا اسے اس دنیا میں اکیلا رہ جانے کا ڈر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اللہ نے اس کی زندگی کا ہمسفر اس کے لئے چن لیا تھا اللہ ایک دروازہ بند کرنے سے پہلے ہزاروں دروازے کھول دیتا ہے اسکی مصلحت وہ ہی جانے ہماری ناقص عقل اس کی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

*****

شاہ بیٹا میری ایک بات مانو گے ؟؟؟؟

تہمینہ بیگم کو ڈاکٹر نے ابھی بھی آئی سی یو میں رکھا ہوا تھا جب تہمینہ بیگم نے اپنے بچوں

سے ملنے کی ضد کی تو ڈاکٹر نے حوریہ اور شاہ زیب کو ملنے کی اجازت دے دی۔۔۔

"جی جی آنی کہیئے۔۔۔"

شاہ تم میری بیٹی کو اپنے نکاح میں لے لو؟؟؟

"میری زندگی کا بھروسہ نہیں ہے میرے بعد میری بچی رل جائے گی۔۔۔۔"

تہمینہ کی آنکھوں سے گرم سیال رواں تھے۔۔۔۔

آنی یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔کیا کہہ رہی ہیں ممیں ایسا کیسے کر سکتا ہوں؟؟؟

"اور میں ہوں نہ اس کا خیال کروں گا۔۔۔"

شاہ زیب بوکھلاہٹ زدہ سا ہقہ بقہ انھیں دیکھے گیا۔۔۔۔

" دیکھو شاہ یہ دنیا بہت ظالم ہے تمہیں اور حور کو جینے نہیں دے گی"

اب کے انہوں نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"اچھا اچھا آپ روئے نہیں میں راضی ہوں آپ پر سکون ہو جائیں میں گواہوں اور قاضی کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ ان کے ڈرپ لگے ہاتھ پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔۔۔

یوں وہ حوریہ سے حوریہ شاہ زیب ہو گئی تھی نکاح کے وقت جب قاضی صاحب نے حوریہ سے پوچھا تھا کہ

کیا آپ کو شاہ زیب ولد سکندر شاہ سے پچاس ہزار سکہ رائج الوقت حوریہ ولد جہانگیر شاہ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟

مما مجھے کیا بولنا ہے؟

حوریہ نے ناسمجھی سے پوچھا:

شاہ زیب کو اپنا دل چرتا ہوا محسوس ہوا یہ تو اس معصوم کے ساتھ زیادتی تھی۔۔۔

"حور بیٹا بولو قبول ہے"

تہمینہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا ۔۔۔۔ادھر آو میرے پاس؟؟؟

تہمینہ نے حوریہ کو اپنے پاس بلایا۔۔۔شاہ زیب تو نکاح ہوتے ہی وہاں سے چلا گیا تھا اسکی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی حوریہ سے نظریں ملانے کی وہ تو خیر ابھی بچی تھی اسے تو اس رشتہ کی نوعیت کا بھی اندازہ نہیں تھا لیکن شاہ زیب تو عقل و شعور رکھنے والا

سمجھدار لڑکا تھا یہ وقت اس کے لئے کھٹن ضرور تھا لیکن وہ تہمینہ بیگم کی بات کو سمجھ گیا تھا دنیا والے ان دونوں کو ساتھ نہیں رہنے دیں گے ایسے میں حوریہ کو کس کے بھروسے چھوڑے گا اس رشتہ میں بندھ کر وہ اسکی آنکھوں کے سامنے تو رہے گی اس خیال نے ہی شاہ زیب کو پر سکون کر دیا تھا جبھی وہ نکاح کے لئے راضی ہو گیا تھا

---

**********

حور!!!!

جی مما؟؟؟

وہ جوان کے بیڈ سے لگی پاس بیٹھی ہوئی تھی تہمینہ کی بات پر سر اونچا کر کے ان کا بیمار چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

"حور میری جان آپ شاہ کو تنگ نہیں کرنا وہ جیسا کہے ویسا ہی کرنا اور جب آپ بڑی

ہو جائیں تو شاہ کا خیال کرنا۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے اٹک اٹک کر رندھی ہوئی آواز میں کہا:

" مما آپ ہے نہ شاہ بھیا کا خیال کرنے کیلیئے اب تو آپ ٹھیک ہو گئیں ہیں نہ "۔۔۔

وہ ازلی معصومیت سے بولی تو تہمینہ نے اپنی نوخیز چھوٹی سی کلی کو دیکھ آنسوؤں کا گولا حلق میں اٹکا۔۔۔۔۔۔

"نہ نہیں بیٹا اب شاہ کو بھیا نہیں بولنا ممیر۔۔۔ی طرح ششاہ بولنا۔۔"

اب کہ تہمینہ بیگم کے لہجہ میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی ان کی سانس اٹک اٹک کر آنے لگی سینے پہ دباؤ سا محسوس ہوا۔۔

"اچھا مما میں ایسا ہی کروں گی"

آپ کو کیا ہو رہا ہے میں شاہ کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔؟

وہ جلدی سے باہر بھاگی اور شاہ زیب کو زور سے آواز دینے لگی وہ جو کوریڈور میں کھڑا تھا حوریہ کی آواز پر اسکی طرف آیا

کیا ہوا گڑیا؟؟

وہ وہ شاہ مما۔۔۔۔!!!

رونے کی وجہ سے حوریہ سے بولا نہیں گیا۔۔۔شاہ زیب نے ڈاکٹر کو بلایا اور تہمینہ بیگم کی طرف آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نے تہمینہ کو چیک کیا اور شاہ زیب کی طرف اکر سر جھکا کر بولے۔۔۔

آئی ایم سوری یہ اب نہیں رہیں۔۔۔۔"

شاہ زیب جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا اور خالی خالی نظروں سے حوریہ کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا شاہ مما سو گئیں ہیں؟؟؟

حوریہ کی بات پر شاہ زیب کے آنسو نکل گئے ہاں گڑیا !!!

وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا اور کھینچ کر حوریہ کو سینے سے لگا لیا وہ نا سمجھی سے شاہ زیب کی طرف دیکھنے لگی۔۔کچھ دیر رو چکنے کے بعد وہ آنسو صاف کرتا بولا۔۔۔۔۔

" آو حوریہ آنی کو گھر لے چلیں۔۔۔"

حوریہ کو ساتھ لئے ایمبولنس میں تہمینہ بیگم کی ڈیڈ باڈی کے ساتھ گھر پہنچے۔۔۔۔۔

"شاہ آپنے مما کو یہاں کیوں لٹا دیا اور ان لوگوں سے کہیں نہ ابھی مما سو رہی ہیں بعد میں آئیں،؟؟؟

لوگ جو تعزیت کیلئے آرہے تھے حوریہ نے ان کو دیکھتے ہوئے کہا:

" حور گڑیا آنی مر گئیں ہیں وہ بابا کے پاس چلی گئیں۔۔۔"

شاہ زیب نے حوریہ کو نم ناکی سے بتایا۔۔۔۔

"نہیں نہیں مما ایسے کیسے جا سکتی ہیں انہوں نے کہا تھا میں اپنی حور کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاوں گی۔۔۔۔"

حوریہ نے شاہ زیب کو دیکھا جو آنسو ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو رہا تھا شاہ زیب نے حوریہ کو اپنے اندر بھینچ لیا اب وہ اتنی بات تو سمجھ گئی تھی ذہین تو وہ بہت تھی۔۔۔ پھر جو اسکی چیخیں شاہ ولا میں گونجی تو ایک قیامت کا سا منظر لگا وہاں بیٹھے ہر شخص کی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔

**********

*****شاہ زیب اپنے روم میں تھا تہمینہ بیگم کو لحد میں اتارے ہوئے چھ گھنٹے

ہو چکے تھے لوگ بھی جا چکے تھے شاہ ولا میں سناٹا چھا گیا تھا حوریہ اور شاہ زیب کے سگے رشتے دار تو اب کوئی نہیں تھا لیکن دور کے ایک عادر شتے داروں نے فون پر تعزیت کر لی تھی وہ اپنے روم میں اندھیرا کئے بیٹھا تھا پوری دنیا کو بھلا کر اس ہستی کو بھی جو اسکی زندگی میں شامل کر دی گئی تھی حوریہ کے زور زور سے رونے کی آواز پر ہڑ بڑا کر اٹھا اور حوریہ کے کمرہ کی طرف گیا۔۔۔ حوریہ کو بہلا کر سلا دیا تھا تھی تو وہ بچی ہی لیکن کب تک بہلاتے اب بھی اٹھ کر اس نے تہمینہ بیگم کو ڈھونڈنا چاہا وہ ہوتیں تو ملتی نہ جب وہ اسے کہیں نہیں دیکھی تو اس نے گھبرا کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

: حور گڑیا میری جان کیوں رو رہی ہو چپ ہو جاو۔۔۔"

شاہ بابا گندے ہیں بہت گندے ہیں وہ۔۔۔"

حوریہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی۔۔۔

کیوں کیوں گندے ہیں؟؟؟

" وہ خود تو چلے گئے تھے اب میری مما کو بھی لے گئے میں کیسے سو گی اکیلی مجھے بھی بلا لیتے اپنے پاس کیا میں اتنی بری ہوں جو مجھے نہیں بلایا اپنے پاس شاہ مجھے اکیلا کر گئے

....سب۔۔۔۔"

روتی جاتی اور بولتی جاتی شاہ زیب کا بھی ضبط ٹوٹ گیا اسکے آنسو بہنے لگے۔۔۔حوریہ رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

" شاہ آپ کے بھی تو مما بابا گندے ہیں وہ بھی میری طرح اپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔" یہ کہہ کر وہ شاہ زیب کے گلے لگ کر پھر رونا شروع ہو گئ۔۔۔دونوں اپنے غم پر رو رہے تھے۔۔۔شاہ زیب نے اپنے آنسو صاف کئے اور آہستہ سے اسے الگ کیا اور اسکی آنکھیں صاف کیں جو رونے سے سرخ ہو گئیں تھیں "ہنی اب نہیں رونا تمہارے بابا گندے نہیں ہیں اور اگر تم رو گی تو وہ پریشان ہوں جائیں گے کیا تم چاہتی وہ کہ انھیں تکلیف ہو؟؟؟حوریہ نے نفی میں سر ہلایا،،،

تو پھر اب نہیں رونا؟؟؟

ٹھیک میں نہیں رو گی۔۔۔۔

کیا میں آپ کے کمرہ میں سو جاوں مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے؟؟؟

میں اپ کو تنگ نہیں کروں گی۔۔"

اسکے پوچھنے میں اتنی معصومیت تھی کہ شاہ زیب کا دل بھر آیا۔۔۔

" ہاں ہنی کیوں نہیں اب سے تم میرے پاس ہی سو جانا اور ڈرنا نہیں۔۔۔۔"

شاہ زیب نے اسکا سر اپنی گود میں رکھ لیا تھا اور دھیرے دھیرے اسکے بال سہلانے لگا تاکہ اسے نیند آجائے۔۔۔۔

غم دونوں کے ایک ہی تھے۔۔۔۔۔زندگی نے نجانے اور کہاں کہاں انھیں آزمانا تھا۔۔۔

**********

***

تہمینہ بیگم کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے پانچ ماہ ہو گئے تھے حوریہ اب انہیں یاد کر کے روتی نہیں تھی بلکہ جب بھی یاد آتی ان کیلئے دعائے خیر کرتی تھی اور یہ طریقہ بھی شاہ زیب نے اسے بتایا تھا۔۔۔۔۔حوریہ بھی اپنی روٹین لائف میں بزی ہو گئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنی آپ نے مجھے میرے نام سے پکارنا کب سے شروع کر دیا؟؟؟

آج شاہ زیب اس کے ساتھ لڈو کھیلنے بیٹھا تھا چونکہ اتوار تھا تو وہ گھر پر ہی تھا آج اس نے غور کیا تھا کہ وہ تہمینہ بیگم کی وفات کے بعد سے ہی اس کا نام لیتی تھی ۔۔۔۔۔

"وہ مجھے مما نے کہا تھا کہ اب سے تم شاہ کو بھیا نہیں بولنا بلکہ نام سے پکارنا۔۔۔"

اس نے سر جھکا کر بتایا۔۔۔شاہ زیب نے چونک کر حوریہ سے پوچھا:

کیوں؟؟؟؟

"وہ مما نے کہا کہ آپ میرے شوہر ہیں نہ اس لئے۔۔۔"

اس نے اتنے معصوم انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے بتایا کہ شاہ زیب کی ہنسی نکل گئ ۔۔۔

"اگر اپ کو برا لگا تو میں اب سے اپکا نام نہیں لوں گی۔۔۔۔۔"

شاہ زیب کے سنجیدہ ہونے پر حوریہ نے کہا۔۔۔

نہیں نہیں تمہیں جو آنی نے کہا وہ ہی کہو۔۔۔۔"

ٹھیک ہے حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

**********

بی اماں بی اماں شاہ کہاں ہیں؟؟؟

حوریہ اسکول سے آنے کے بعد سو گئی تھی ابھی اٹھی تھی اور ہاتھ منہ دھو کر نیچے آئی

"وہ اپنے روم میں ہیں"

اوہ اچھا۔۔۔"

وہ ہونٹوں کو گول شیپ میں بنا کر بولی۔۔۔۔۔

حوریہ آپ شاہ زیب کے کمرہ میں جا رہی ہو؟؟؟،

وہ چائے کپوں میں انڈیل کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔۔

"جی بی اماں۔۔۔"

"تو بیٹا یہ چائے لے جاو میں ذرارات کے کھانے کی تیاری کر لوں۔۔۔۔"

وہ چائے کی ٹرے پکڑاتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولیں۔۔۔

لائیے بی اماں میں لے جاوں گی ٹینشن نوٹ۔۔۔۔"

وہ ہاتھ ہلاتی بے پرواہی سے بولی۔۔۔۔

ہیں کیا نوٹ؟؟،

،بی اماں نے نا سمجھی سے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا:

"اوہ میری پیاری بی اماں کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔"حوریہ نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور روم میں چلی گئی۔۔۔۔

شاہ یہ لیں چائے۔۔۔"

وہ جو پورے انہماک سے لیپ ٹوپ پر کام کرنے میں لگا ہوا تھا سر اٹھا کر حوریہ کو دیکھا اور پھر اپنے کام میں لگ گیا۔۔۔۔آج صبح وہ حوریہ کو اسکول چھوڑنے کے بعد آفس میں ایک میٹینگ اٹینڈ کرنے کے بعد گھر آیا تھا جب وہ گھر آیا تو حوریہ سو رہی تھی دوسرے کمرے میں اکر اپنا لیپ ٹوپ لے کر بیٹھ گیا اور ابھی تک لیپٹوپ میں لگا ہوا تھا۔۔ حوریہ نے چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اس کے سامنے اکر بیٹھ گئ۔۔۔۔

شاہ میں دوپہر سے اپ کا انتظار کر رہی تھی اور آپ ہیں کہ افس سے آنے کی بعد پھر کام میں لگ گئے ؟؟؟

وہ اس کے سیاہ رنگ کے لیپ ٹوپ کو گھورتی بولی

،ہاں ہنی یہ کام ضروری ہے تم بتاو کیوں انتظار کر رہی تھیں ؟؟؟؟؟

متعدی انداز میں مردانہ انگلیاں رفتار سے کی بورڈ پر چل رہیں تھیں۔۔۔۔

لو بیوی ہوں میں آپ کی اور پوچھ رہے ہیں کیوں انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔"

حوریہ نے ٹیڑے میڑے منہ بنا کر جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے نگاہیں اس کے بھولے بھالے چہرے پر مرکوز کیں۔۔ معصوم چہرے پر ازلی لاپرواہی رقم تھی وہ سر جھٹک گیا۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے لیپ ٹوپ سائیڈ پر رکھ کر اسے گود میں بٹھالیا۔۔۔ یہ اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔۔

اوہ میری چھوٹی سی بیوی ناراض ہو گئی؟؟؟؟؟

وہ اس کی تھوڑی پکڑ کر شرارت سے بولا۔۔۔۔

"نہیں میں آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتی شاہ۔۔۔۔۔۔"

اسکے انداز پر شاہ زیب اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اوہو شاہ آپ نے تو بھولا دیا؟؟؟

حوریہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے شاہ زیب سے کہا۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟

پتا ہے آپ کو آج کرن نے مجھے سوری کیا تھا پوری کلاس کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابرو اچکا کر چہکی۔۔۔۔

" اچھا واہ بھئی یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

۔۔۔شاہ آپ بہت اچھے ہیں آپ مجھے کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے نہ؟؟؟؟

شاہ زیب کو پتا تھا اس کے دل میں ابھی بھی خوف بیٹھا ہوا ہے۔۔

"نہیں میں اپنی ہنی کو کہیں چھوڑ کر نہیں جاوں گا۔۔۔۔۔۔"

پکا پرامس؟؟؟

حوریہ نے ہاتھ اگے بڑھایا۔۔شاہ زیب نے اسکے ننھے سے ہاتھ پر پاتھ رکھ دیا۔۔۔

"پکاوالا ۔۔۔۔۔۔۔"

یاہو!!!!!

حوریہ نے خوشی سے نارہ لگایا۔ ۔۔

اچھا یہ بتاو میں اچھا کیوں ہوں؟؟؟،

شاہ زیب نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے پوچھا:،کیوں کہ اپ نے ہی کرن کی پرنسپل سے شکایت کی تھی"۔ ۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے حیران ہو کر حوریہ کو دیکھا۔۔۔ تمھیں کیسے پتا؟؟؟؟

ایک آپ ہی تو ہیں جو میری ہر جگہ

حمایت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ہمممم چلو اب جا کر کھیلو میں تھوڑا کام کر لوں۔۔۔"

اوکے یہ کہہ کر وہ لاونج کی طرف بھاگ گئ۔۔۔۔

شاہ زیب کی زندگی کی بہار وہ ہی تو تتلی تھی اسکی اکلوتی خوشی۔۔۔۔

" نہیں حوریہ تم بڑی ہو جاو گی میں تمھیں تب بھی کسی کا نہیں ہونے دوں گا تم میری زندگی ہو تم نہیں تو زندگی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی نگاہیں چوکھٹ پہ جمی تھیں جہاں سے وہ اچھلتی کودتی گزری تھی۔۔

**********

*****

آج حوریہ کا میٹرک کا رزلٹ آنا تھا ٹینشن سے چکر کاٹنے میں مصروف تھی جیسے جیسے وقت اگے بڑھ رہا تھا اسکی ٹینشن میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ وقت پر لگا کر اڑھ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے حوریہ نے میٹرک کر لیا تھا اور شاہ زیب اسکا رزلٹ معلوم کرنے گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارے حوریہ بیٹا ایک جگہ بیٹھ جاو گڑیا آتا ہی ہو گا شاہ زیب کیوں اپنے اپ کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟

ب "ی اماں اج میرا رزلٹ آنے والا ہے اگر برا آیا تو میں شاہ کا سامنا کیسے کروں گی

؟؟؟؟؟"کیوں پریشان ہوتی ہو اللہ اچھا کرے گا۔۔۔۔۔۔'شاہ زیب نے جیسے ہی لاونج میں قدم رکھا تو حوریہ دوڑ کر شاہ زیب کے پاس پہنچی!!!!شاہ کیا ہوا میرے رزلٹ کا؟؟

کیا میں پاس ہو گئی؟؟؟

بتائیں نا ؟؟؟

شاہ زیب نے سنجیدگی سے حوریہ کو دیکھ کر بولا

"ہنی تم پاس نہیں۔۔۔۔۔!

نہیں شاہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے اتنے اچھے پیپرز دیئے تھے۔۔۔۔!!!

آنسو حوریہ کی انکھوں سے نکلنے کیلئے بے تاب تھے۔۔۔۔

تم پاس نہیں بلکہ فرسٹ پوزیشن پر آئی ہو حور گڑیا۔۔۔۔۔۔"

تیمور کی آواز پر حوریہ نے بے یقینی سے شاہ زیب کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اوہ شاہ یا ہو میری پوزیشن آئی ہے۔۔۔"

خوشی سے شاہ زیب کے گلے لگ گئ۔۔۔۔

جھلی۔۔۔۔!!!

بی اماں مسکرا کر خدا کا شکر ادا کرنے لگیں۔۔۔

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟۔۔۔حوریہ نے شاہ زیب سے شکوہ کیا پھر تیمور کی طرف دیکھا !!!

بھائی آپ کو کیسے پتا میرے رزلٹ کا؟؟؟؟یہیں پوچھو گی کیا سارے سوال آج اندر نہیں آنے دو گی؟؟؟

سوری میں بھول گئ تھی۔۔۔۔۔"

دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

جاو پہلے بی اماں سے چائے کا بول کر آو۔۔۔

شاہ زیب نے حوریہ کو کہا تو وہ کچن میں چلی آئی۔۔۔۔۔

شاہ میں اب اگے نہیں پڑھو نگی۔۔۔۔۔۔"

کیوں کیوں نہیں پڑھو گی؟؟؟؟

شاہ زیب نے حوریہ کو گھورتے ہوئے پوچھا پتا تھا اسے پڑھنے کی کتنی چور ہے۔۔۔ابھی وہ دونوں رات کا کھانہ کھا کر بیٹھے تھے کہ اچانک حوریہ نے نیا شوشا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

"میں اگے پڑھ کر کیا کروں گی اور ویسے بھی اب نہیں ہوتی پڑھائی مجھ سے۔۔۔۔۔"

کیا کرتی ہیں لڑکیاں پڑھ کر؟؟؟

شاہ زیب نے سنجیدگی سے پوچھا:

لڑکیاں تو زیادہ اس لیے پڑھتی ہیں کہ ان کے اچھے رشتے آسکیں میری تو ہو گئی شادی اب اتنا پڑھ کر کیا کرنا ہے۔۔۔۔"

یہ کس نے کہا تم سے؟؟؟

میری دوست نے کہا ہے۔۔۔"

"فالتو سوچیں اپنے دماغ سے نکال دو۔۔ میں نے تمہارا ایڈمیشن کالج میں کروا دیا ہے کالج چونکہ دور ہے اس لئے تم گرلز ہاسٹل میں رہو گی ہر منتھ میں تم سے ملے اتا رہوں

گا۔۔۔۔"

شاہ نے اس ننھی سی جان پر گویا دھماکہ کیا۔۔۔۔

شاہ میں اتنی دور اکیلی کیسے رہو گی؟؟؟

وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھی۔۔۔۔

"سب رہتی ہیں ایک دو دن پریشانی ہو گی پھر ایڈجیسٹ ہو جاو گی۔۔۔۔"

شاہ زیب کے لہجہ میں سختی آگئی تھی اسے حوریہ کی ناپڑھنے والی بات بری لگی تھی۔۔۔۔۔

حوریہ خاموشی سے اٹھ کر دوسرے روم میں آگئی اسے اپنا روم الگ کئے دو سال ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

**********

*****

حوریہ شاہ زیب سے چھپتی پھر رہی تھی وہ اس سے ناراض تھی اور اس بار شاہ زیب

نے بھی اسکی ناراضگی کم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کیوں کہ وہ حوریہ کو بڑا وادینا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

"ہنی تم اج اپنی پیکنگ کر لینا اور جس چیز کی ضرورت ہو میرے ساتھ مارکیٹ چل کر لے لینا کل تم ہاسٹل جاو گی اس لئے تیار رہنا۔۔۔۔۔۔"

شاہ زیب کہہ کر اپنے روم کی طرف چلا گیا حوریہ نے ڈبڈباتی انکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔۔

**********

ہنی تم نے رات کا کھانہ کیوں نہیں کھایا؟؟؟؟

شاہ زیب کو بی اماں نے بتایا تھا تو وہ اسکے روم میں اسے کھانے کے لیے بلانے آیا تھا ۔۔۔۔۔۔آپکو کیا ہے؟؟؟

"آپکی تو جان چھٹ رہی ہیں نہ مجھ سے۔۔۔۔۔!!

حوریہ کے لہجے میں شکوہ تھا جو ناراضگی سے اپنے کپڑے سوٹ کیس میں رکھ رہی تھی۔۔۔۔

"ادہر آو۔۔۔؟

شاہ زیب اسے ہاتھ پکڑ کر سوفہ پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔

" ہنی تم بے وجہ ناراض ہو رہی ہو ابھی یہ بات تمہیں سمجھ نہیں آئے گی جب تم کسی مقام پر پہنچ جاو گی تب تمہیں سمجھ آئے گا کہ میری بات کتنی صحیح تھی۔۔۔"

اور یہ تم سے کس نے کہا کہ تم مجھ پر بوجھ ہو؟؟؟؟

اب کی بار لہجہ نرمی سے عاری تھا۔۔۔

میں نے خود کہا ہے۔۔۔

حوریہ نے ازلی معصومیت سے جواب دیا۔۔۔۔ تم تو کہتی تھیں کہ "شاہ میں آپکو آپ سے زیادہ سمجھتی ہوں" تو پھر اب بدگمان کیوں ہو؟؟؟؟؟

شاہ زیب کی بات پر حوریہ کو اپنے الفاظ پر شرمندگی ہوئی۔۔۔

"سوری شاہ میں نے غصہ میں بول دیا۔۔۔۔"اچھا تو میری ہنی کو غصہ بھی آتا ہے؟

شاہ زیب نے اسے اور شرمندہ کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لئے اسے ہلکا پھلکا کرنا چاہا وہ ناراض کر کے نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔۔

آپ مجھ سے ہر روز بات کریں گے اور ملنے بھی ایا کریں گے پرومس کریں؟؟؟؟؟

" پکا والا پرومس۔۔۔"

" چلو آو کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

شاہ زیب اسے لے کر کھانے کی میز کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

**********

****

کروٹیں بدلتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن نیند اسکی انکھوں سے کوسوں دور تھی آج ہی تو شاہ زیب اسے ہاسٹل چھوڑ کر گیا تھا اور ابھی تک اسکی روم میٹ کوئی نہی آئی تھی اس لئے اکیلی روم میں رہ رہی تھی۔۔

آج تو پہلا دن ہے اور نیند نہیں آرہی اگے کیسے گزاروں گی شاہ کو بھی پتا نہیں کیا ہوا ہے کہ مجھے یہاں بھیج دیا۔۔۔۔۔۔!!!!

سوچتے سوچتے اسکی انکھ لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ اپنا یونیفارم پریس کر رہی تھی کل اسے کالج جانا تھا اس لئے ابھی سے اپنی تیاری

کر رہی تھی کہ کہیں لیٹ نہ ہو جائے۔۔۔۔پہلے تو شاہ اٹھا دیتے تھے اب خود اٹھنا پڑے گا۔۔۔۔شاہ اپنے مجھے یہاں کیوں بھیج دیا۔۔۔۔

ہائے ہاو آر یو؟؟؟

حوریہ کھنکھتی آواز پر چونکی اور دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی۔۔۔

درمیانے قد کی گورے گورے ہاتھ اگے کئے حوریہ سے مصافحہ کے لئے آگے بڑھی

حوریہ نے استری کا سوئچ بند کیا اور بڑھا ہوا ہاتھ ملایا۔۔۔۔

"میرا نام اریشہ میں اپکی روم میٹ ہوں۔۔۔"اور اپکا؟؟؟

وہ یقیناً بولنے کی شوقین تھی حوریہ نے پہلی ملاقات میں یہ ہی اندازہ لگایا۔۔۔۔

ہیلو پریٹی گرل کہاں کھو گئیں۔؟؟؟؟

کیا میں اتنی خوبصورت ہوں؟؟؟؟

ہاہاہاہا۔۔۔!!!!

خود ہی سوال کیا اور جواب بھی خود ہی دے کر ہنس نے لگی۔۔۔۔۔

حوریہ کو یہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی۔۔۔۔۔

"میرا نام حوریہ ہے میں فرسٹ ائیر کی اسٹوڈینٹ ہوں۔۔۔۔۔"

اوہ واو میں بھی فرسٹ ائیر میں ہوں۔۔۔۔"

" چلو ہم دونوں کی اچھی جمے گی۔۔۔۔"

" جی بلکل۔۔۔"حوریہ نے خوش دلی سے کہا۔۔۔۔۔

**********

******

یوں کالج کا ایک مہینہ گزر چکا تھا اور حوریہ کی بھی اریشہ سے دوستی گہری ہو چکی تھی ۔۔۔آج چونکہ مہینہ بعد لڑکیاں اپنے والدین سے ملنے جا رہیں تھیں اریشہ بھی خوشی خوشی تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اریشہ تم کب آو گی؟؟؟۔

حوریہ نے اداس لہجہ میں پوچھا۔

۔دو دن میں ہی اجاوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"حور تم نہیں جاو گی کیا اپنے پیرینٹس سے ملنے۔؟؟؟؟

نہیں۔۔۔حوریہ نے اتنا ہی کہا اور لیٹ گئی۔۔۔اریشہ نے غور سے اسے دیکھا اس کی انکھوں میں نمی جھلک رہی تھی۔۔۔حوریہ کے پاس اکر بیٹھی اور اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا کیا بات ہے مجھے نہیں بتاو گی۔۔۔۔۔؟؟؟

بس اریشہ کے پوچھنے کی دیر تھی گرم گرم سیال حوریہ کے رخساروں پر بہہ نکلے۔۔۔ اریشہ نے اسے اپنے کندھوں سے لگالیا۔۔حوریہ نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا حوریہ نے بھی اسے رونے دیا درد اگر انکھوں کے ذریعے بہہ جائے تو ہلکا ہو جاتا ہے ورنہ ناسور بن جاتا ہے۔۔۔۔حوریہ جب رو رو کے تھک چکی تو اریشہ نے دھیرے سے اسکے آنسو صاف کئے۔۔۔۔

"میرے والدین اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔"

اوہ مجھے دکھ ہوا حور۔۔۔

لیکن کوئی تو ہو گا نا جسکے پاس تم رہتی ہو گی۔؟؟؟؟

ہاں میرے تایا کے بیٹے شاہ زیب ہیں ان کے ساتھ رہتی ہوں۔۔۔۔"

اوہ اچھا اور تمہارے بہن بھائی؟؟؟؟

نہیں میں اور شاہ اکلوتے ہیں اپنے والدین کے۔۔۔۔"

چلو تو تم اپنے کزن سے ملنے چلی جاو۔؟؟؟ ہمم وہ خود ہی ملنے آئیں گے۔۔۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔

اریشہ باجی آپکے بھائی آئیں ہیں لینے آپ نیچے آجائیں۔۔۔۔"

رضیہ نے آکر بتایا تو اریشہ نے اسے سر کے اشارے سے آنے کا کہا۔۔۔۔

"اوکے یار دو دن بعد ملاقات ہو گی اپنا خیال رکھنا۔۔۔اریشہ، حوریہ کے گلے لگ کر چلی گئ۔۔۔۔۔۔(ہاسٹل میں کام کاج کرنے کیلئے میڈم شبینا نے رضیہ کو رکھا ہوا تھا ۔۔۔)

**********

حوریہ جائے نماز تہہ کر کے رکھ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔

اجائیے۔۔

حوریہ نے اجازت دی تو وارڈن اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

حوریہ بی بی اپکے کزن ملنے آئے ہیں آپ سے "

وہ آنے کی وجہ بتاتی طائرانہ نگاہ صاف ستھرے کمرے پر ڈال کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

اچھا تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔۔"

شاہ زیب کی آمد اس کے من میں کھد بد مچا گئی۔۔۔۔

حوریہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ شاہ زیب اور اپنے نکاح کی خبر سب کو بتاتی پھرے۔۔۔
یوں بھی ابھی صحیح وقت نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ آپ کب آئے؟؟؟

حوریہ اسے دیکھ کر چہکی ۔۔۔

ابھی آیا ہوں۔۔۔۔۔"

میری ہنی گڑیا کیسی ہے؟؟؟

وہ اس کا پر نور معصومانہ چہرہ پورے تین ماہ بعد دیکھ رہا تھا جسم میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔

میں بلکل فٹ ہوں۔۔۔"

شاہ زیب نے بغور اسے دیکھا :

اسکی انکھیں اسکے لہجہ کا ساتھ نہیں دے رہیں تھیں۔۔۔۔۔

جاو تم تیار ہو کر آو آج ہم آوٹنگ پر چلیں گے۔۔۔"

شاہ نے اگے کا پلان بتایا تو گلابی رنگت مزید چمک اٹھی۔۔۔۔

اوہ تھینک یو شاہ میں بس ابھی آئی۔۔۔۔۔"

لب مسکرائے تھے لیکن انکھیں ہنوز اداس تھیں۔۔۔۔۔

ہنی نے مجھ سے باتیں چھپانا کب سے شروع کر دیا؟؟؟؟

وہ دونوں اس وقت ریسٹورنٹ میں موجود تھے۔۔۔۔

دس منٹ کے سفر کے بعد قریبی ریسٹوران صرف یہ ہی تھا۔۔۔

" نہیں تو میں نے آپ سے کچھ بھی نہیں چھپایا شاہ۔۔۔"

اچھا تو پھر روئی کیوں تھی ؟؟؟

اس کی انکھیں حور کی نگاہوں میں چھپی اداسی کو دیکھ چکیں تھیں۔۔۔

وہ اصل میں شاہ اریشہ میری روم میٹ ہے تو وہ اپنے والدین سے ملنے جا رہی تھی تو مجھے بھی ماما بابا یاد آ گئے تھے۔۔۔۔"

اڈتی نمی کو پلکیں جھپک کر اندر اتارا۔۔۔

شاہ جانتا تھا وہ حد رجہ حساس تھی۔۔۔اس لئے اریشہ کا پوچھنے لگا۔۔۔

پھر اسنے اریشہ کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔۔۔

اسکی نہ ختم ہونے والی باتیں شروع ہو گئیں تھی اتنے دنوں کا گوٹا بھی تو پورا کرنا تھا۔۔۔۔

شاہ مجھے بی اماں سے ملنا ہے پلیز گھر چلیں ؟؟؟

شاہ زیب اسے ہاسٹل چھوڑنے جا رہا تھا کہ حوریہ کی نئی فرمائش پر گاڑی ٹرن کی اور گاڑی کو فلیٹ کے راستے پر لے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ نے شاہ کو دیکھا جس کی نگاہیں ونڈ اسکرین کے پار مناظر پر تھیں۔۔۔۔

مسکاتی نگاہیں شاہ زیب کو واضح محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔۔

بی اماں بی اماں کہاں ہیں آپ دیکھیئے میں اگئی؟؟؟

فلیٹ میں قدم رکھتے ہی حوریہ نے بی اماں کو آواز دی شاہ زیب بھی اسکے پیچھے ہی اندر داخل ہوا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لڑکی آہستہ بولو بی اماں بہری تھوڑی ہیں"

شاہ زیب نے اسکے زور سے بولنے پر ٹوکا۔۔۔اوپس سوری سوری۔۔۔۔"

حوریہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

وہ ایسی ہی تھی کسی بات کا برا نہیں مانتی تھی اور پھر تو سامنے شاہ زیب تھا جسکی ہر بات ماننا اسکا فرض تھا۔۔۔

"میری گڑیا آگئی۔۔۔"

کتنی دبلی ہو گئی ہے کیا کھانا نہیں کھاتی؟؟؟

ارے بی اماں میں دبلی نہیں ہوں اسمارٹ ہوں۔۔۔۔"

شاہ زیب نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا جس پر حوریہ نے گھور کر شاہ زیب کو دیکھا۔۔۔۔

شاہ آپ کیوں اتنا ہنس رہے ہیں۔؟؟؟

اتنی موٹی بلی اگر اپنے آپ کو اسمارٹ کہے گی تو ہنسی تو آئے گی نہ۔۔۔۔"

وہ مذاقاً کہتا اسے چڑا گیا۔۔۔

ہاں ہاں آپ کی طرح تو بلڈوزر جیسے ہاتھ نہیں ہے نہ میرے۔۔۔"

اپنی طرف سے پورا حساب چکتا کیا۔۔۔

حوریہ نے اسکے کسرتی بازوؤں کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے اسکی بات پر مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

فلیٹ میں حوریہ کے آنے سے چہل پہل آگئی تھی ورنہ حوریہ کے بعد خاموشی چھا گئی تھی اور شاہ زیب کو یہ چہل پہل بہت مسرور کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

**********

**

یہ پین تو بڑا پیارا ہے۔۔۔"

اریشہ نے حوریہ کے ہاتھ میں پین دیکھ کر تعریف کی۔۔۔

ہاں یہ مجھے شاہ نے دیا تھا۔۔۔۔"

وہ ایک حسین یاد تازہ کرتی مسکرائی۔۔۔

یہ تم شاہ زیب بھائی کو بھائی کیوں نہیں کہتیں؟؟؟

ایسے ہی نہیں کہتی تم چلو پیریڈ کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔"

حوریہ نے بات گھمادی۔۔۔

میں اچھی طرح جانتی ہوں اگر تم بتانا نہیں چاہ رہی تو الگ بات ہے۔۔۔"

اریشہ نے سنجیدگی سے کہا اور کلاس کی طرف جانے لگی ۔۔۔۔۔

حوریہ نے اس کے بدلتے موڈ کو محسوس کیا۔۔۔

شاہ میرے ہسبینڈ ہیں اس لئے۔۔۔۔"

حوریہ کو بتانا پڑا۔۔۔۔

اریشہ نے مڑ کر حیرت سے دیکھا۔۔

واٹ کیا ہہ۔۔۔ہسبینڈ؟؟

تم نے شادی کر لی اور اور مجھے بتایا بھی نہیں؟؟؟؟

میرا نکاح بچپن میں شاہ کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔۔"

اس کے ڈھیروں سوال پر ایک مکمل جواب دیا گیا۔۔۔

واو انٹریسٹنگ یار ۔۔۔"

یہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟

بس اب تو بتا دیا نا۔۔۔"

اب تم مجھے ٹریٹ دو گی چلو کینٹین۔۔۔۔۔۔"

حوریہ نے جب سے جوانی کی دہلیز پر پاوں رکھا تھا اسے شاہ زیب سے جھجک اور

شرم محسوس ہوتی تھی ایک سال ہونے کو آیا تھا اور شاہ زیب کو دیکھے ہوئے بھی ایک سال ہونے والا تھا بات تو اسکی ہر ماہ کال پر ہو جاتی تھی لیکن ملاقات اب تک نہیں ہوئی شاہ زیب بزنس کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا ۔۔۔۔

ارے یہ تیمور بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟؟ حوریہ کیفے ٹیریا میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک تیمور پر نظر پڑی تیمور کا رخ پرنسپل کے آفس کی طرف تھا اس لیے انہیں دیکھ نہ سکا۔۔۔۔۔

"آو میں تمہیں تیمور بھائی سے ملواتی ہوں۔۔۔"

حوریہ نے اریشہ کے عقب میں دیکھا تو ہینڈسم سا تیمور وجیہہ سے نقش و نگار سفید رنگت کا حامل۔۔۔ اریشہ نے اسکی پرسنلیٹی کو دیکھ کر دل ہی دل میں سراہا۔۔۔۔ ابھی اریشہ کچھ پوچھتی کہ حوریہ اسکا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے تیمور کی جانب بڑھ گئ

۔۔۔۔

ارے تیمور بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟؟ تیمور کے قدم حوریہ کی آواز پر رک گئے۔۔۔اوئے تم حور گڑیا ہو ؟؟

تیمور نے حیرانگی سے حوریہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا:

تیمور بھائی آپ مجھے بھول گئے کیا؟؟؟حوریہ نے ناراضگی سے پوچھا:

تم تو کافی بڑی اور پیاری ہو گئی ہو۔۔۔۔"

میں پہلے پیاری نہیں تھی کیا؟؟؟

ویسے آپ یہاں کیسے؟؟؟

ارے تمہاری ہی خیریت معلوم کرنے آیا تھا وہ تمہارا لارڈ نواب ہے اسی نے بھیجا ہے۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ اچھا اگر وہ نہیں بھیجتے تو آپ تو اب بھی نہ آتے۔۔؟

جب سے حوریہ ہاسٹل میں آئی تھی جب سے آج ملاقات ہوئی تھی تیمور سے

۔۔۔۔۔۔

ارے یہ پری وش کون ہے؟؟

تیمور نے حوریہ کے برابر میں کھڑی اریشہ کو دیکھ کر کہا:

اریشہ نے خود ہی گھبرا کر سلام کیا اور نیچے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تیمور نے اریشہ کے سلام کا جواب دیا اور سہمی اور گھبرائی ہوئی لڑکی کو دلچسپی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"تیمور بھائی یہ اریشہ ہے میری فرینڈ اور روم میٹ بھی۔۔۔۔"

حوریہ میں کلاس میں جا رہی ہوں جب تم فری ہو جاو تو جانا۔۔۔"

اریشہ نے تیمور کی نظروں سے گھبرا کر کہا اور کلاس میں چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے لئے خوش خبری ہے گڑیا؟؟

وہ کیا؟؟

شاہ زیب اگلے ہفتے پاکستان آ رہا ہے۔۔۔"

کیا واقعی۔۔۔۔۔؟؟؟

خوشی میں ایک دم حوریہ کے منہ سے نکلا پھر خیال آنے پر چپ ہو گئ اُسکی یہ حرکت تیمور نے نوٹ کی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟

تیمور نے پوچھا:

کچھ نہیں۔۔۔"

یہ لو چاکلیٹ تیمور نے چاکلیٹ اسے دی۔۔۔

آپ کو یاد تھا میں سمجھی اب تو آپ بھول گئے ہوں گے۔۔۔"

وہ چاکلیٹ لیتی بولی۔۔۔

میں تو چھوٹی سی حور گڑیا کے لئے لایا تھا مجھے کیا پتا تھا چھوٹی سی حور اب بڑی اور پیاری ہو گئی ہے۔۔۔۔"

لیکن چاکلیٹ تو میں اب بھی کھاتی ہوں۔۔۔۔"اپ کب شادی کر رہے ہیں اب کچھ سوچ لیں اس بارے میں؟؟؟

ہاں اب تو واقعی سوچنا پڑے گا۔۔۔۔'

تیمور نے اریشہ کو سوچتے ہوئے کھوئے ہوئے لہجہ میں کہا۔۔۔

**********

آپ کب شادی کر رہے ہیں اب کچھ سوچ لیں اس بارے میں ؟؟؟

ہاں اب تو واقعی سوچنا پڑے گا۔۔۔'

تیمور نے اریشہ کو سوچتے ہوئے کھوئے ہوئے لہجہ میں کہا۔۔۔

امم ہمم دال میں کچھ کالا ہے ؟؟؟؟

حوریہ نے معنی خیزی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں پوری دال ہی کالی ہے۔۔۔"

تم اس ویکینڈ پر میرے ساتھ باہر ڈنر کرو گی ؟؟؟

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ میں تو ابھی بھی ریڈی ہوں۔۔۔"

اس کی سوچ کو پڑھے بنا وہ ازلی لاپرواہی سے بولی۔۔۔

نہیں یار اس لارڈ نواب کو پتا چل گیا تو میں تو گیا سمجھو۔۔۔۔۔"

وہ مزاحیہ انداز میں بولا۔۔۔۔

انھیں کون بتائے گا۔؟؟؟

ہاں جیسے میں تو تمہیں جانتا نہیں ہوں۔۔"

تیمور نے تیوری چڑھا کر حوریہ کو دیکھا۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا بھائی میں کہہ دوں گی شاہ سے۔۔۔۔۔۔۔"

نہیں رہنے دو تمھیں کچھ نہیں کہے گا لیکن میری کلاس لے لے گا۔۔۔۔

چلو اب میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ ہاتھ ہلاتا انکھوں پہ چڑھائے مین گیٹ عبور کرتا چلا گیا۔۔۔اس کے جاتے ہی حوریہ بھی کلاس لینے چلی گئی۔۔۔۔

**********

**

تم کلاس میں کیوں آگئیں؟؟؟

حوریہ نے اسے کلاس میں بیٹھا دیکھ کر پوچھا:

ایسے ہی آگئی۔۔۔۔"

تمہارے مہمان چلے گئے؟؟؟

ہاں۔۔لیکن وہ مہمان نہیں شاہ کے دوست اور میرے بھائی ہیں ان کا نام تیمور ہے ۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیمور کا غائبانہ تعارف کروایا گیا۔۔۔۔

اوہ اچھا اچھا۔۔۔۔۔۔۔!!!

تیمور کے والد کی گارمینٹس کی فیکٹری تھی جس کو فرقان احمد (تیمور کے والد) کے ساتھ ان کا بڑا بیٹا نبیل سنبھالتے تھے جبکہ تیمور کی ، شاہ زیب کے بزنس میں پارٹنر شپ تھی اسے گارمینٹس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔فرقان احمد نے بارہا کہا لیکن وہ نہیں مانا اور شاہ زیب کے ساتھ بزنس کرنے لگا۔۔۔۔

فرقان احمد کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی نبیل اور علیزہ دونوں شادی شدہ تھے جبکہ تیمور

کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ حمیرا بیگم (تیمور کی والدہ) کہہ کہہ کر تھک گئیں تھیں لیکن تیمور کو اس بھری دنیا میں کوئی بھاتی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن اب اسے شادی نہ کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اریشہ کو دیکھنے کے بعد تیمور نے بروقت فیصلہ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

تم کہاں جا رہی ہو؟؟؟

اریشہ نے حوریہ کو سر پر اسکارف باندھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔۔۔

"ارے یار آج تیمور بھائی کے ساتھ میں ڈنر کرنے جا رہی ہوں تم بھی چلو۔۔۔۔"

وہ جانے کا بتاتی ساتھ اسے فراغ دلی سے دعوت دے ڈالی۔۔۔۔۔

"نہیں بھئی مجھے بن بلائے مہمان بننے کا کوئی شوق نہیں ہے "

"اور ویسے بھی میڈم سے تمہارے لئے اجازت لی ہو گی مجھے میڈم جانے نہیں دیں گی۔۔۔۔"

وہ حقیقت بیان کرتیں میگزین کھول کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

"لو تو اس میں کوئی مسئلہ ہے میں کہوں گی تو وہ تمہاری بھی اجازت لے لیں گے

۔۔۔۔۔"

یہ کہہ کر جلدی سے تیمور کو کال کرنے لگی۔۔۔۔

تیمور بھائی وہ میں اریشہ کو بھی لے آوں؟؟؟

ہاں لے آو تمہاری دوست ہے وہ میں کیسے منع کر سکتا ہوں۔۔۔"

دوسری جانب سے زندگی سے بھرپور آواز پر حوریہ چونکی۔۔۔۔

"اچھا وہ آپ میڈم سے اسکی بھی پرمیشن لے لیں۔۔۔"

اوکے۔۔۔"

لو اتنی سی بات ہے چلو جلدی سے ریڈی ہو جاو۔۔۔۔

وہ اسکارف کو سیٹ کرتی مصروف سی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

*

تیمور بھائی یہ تو فلیٹ کا راستہ ہے ہم گھر جا رہے ہیں کیا؟؟؟

حوریہ نے تیمور کو دیکھتے ہوئے کہا:

جو گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں گڑیا۔۔۔"

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

اریشہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔حوریہ گھر پہنچی تو شاہ زیب کو دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔۔

شاہ آپ کب آئے؟؟؟

اسے اپنی بینائی پہ یقین نہیں آیا۔

شاہ زیب کو پاکستان آئے ہوئے آدھا گھنٹا ہی ہوا تھا وہ لاونج میں بیٹھ کر بی اماں سے باتیں کر رہا تھا کہ حوریہ کی آواز پر دروازہ کی طرف دیکھا وہ تو کوئی پرستان سے آئی ہوئی پری لگ رہی تھی انار کلی طرز کی گلابی رنگ کی فراک میں بے حد خوبصورت لگ رہی

تھی وہ تو نظریں ہٹانا بھول گیا۔۔۔۔۔ حوریہ بھاگ کر شاہ زیب کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

"شاہ آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے" یہ بھی نہ سوچا کہ آپ کے بغیر حوریہ کیسے رہے گی؟؟؟

شاہ زیب اسکے اس طرح گلے لگنے پر گنگ رہ گیا۔۔۔

حوریہ کو اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو جھٹکے سے شاہ زیب سے الگ ہوئی۔۔۔ روئی روئی انکھوں میں شرمندگی واضح تھی ابھی وہ کچھ کہتا کہ تیمور کی آواز نے پر فسوں لمحوں کو دوارنیہ توڑا۔۔۔۔

کہو حور کیسا لگا میرا سرپرائز؟؟

وہ سینے پہ ہاتھ باندھے ستائشی نگاہوں سے ابرو اچکاتا استفسار کرنے لگا۔۔۔

بہت اچھا بھائی۔۔"

حوریہ نے جھینپی نگاہوں سے تیمور کو دیکھا۔۔

شاہ زیب کی طرف دیکھنے کی غلطی اب اس نے نہیں کی۔۔۔۔

"شاہ زیب بھائی آپ تو حوریہ کی باتوں سے بھی بڑھ کر ہینڈسم ہیں۔۔۔"

اریشہ حوریہ کے پاس اکر کھڑی ہو گئی اور شاہ زیب کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

" میں حوریہ کی دوست ہوں میں تو اپ کو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی حورا پکی اتنی تعریف کرتی ہے کہ کیا بتاوں۔۔"

حوریہ نے اسکو کہنی ماری تاکہ اپنی زبان پر قابو پا سکے۔۔۔لیکن وہ اگنور کر گئی۔۔۔

حوریہ کی یہ حرکت شاہ زیب کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکی۔۔۔۔

آپ بولتی بھی ہیں؟؟؟

تیمور کی آواز نے اریشہ کے لب سی دیئے۔۔۔"ہاں یہ ہی تو بولتی ہے سارا دن۔۔"

اب کہ گھورنے کی باری اریشہ کی تھی۔۔۔

تو کیا اپنی زبان لندن میں رکھ کر آیا ہے۔۔؟

تیمور نے شاہ زیب کو کہا جو حوریہ کو تکنے میں لگا ہوا تھا تیمور کی آواز پر گڑبڑا کر دیکھا۔۔۔نہیں۔۔۔!!!

شاہ زیب نے تیمور سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چل تو کہتا ہے تو مان لیتا ہوں۔۔۔"

یہ لوگ اب صوفہ پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

یار شاہ زیب یہ حوریہ کچھ زیادہ موٹی نہیں ہو گئ۔؟؟؟

تیمور کی بات پر حوریہ کا منہ کھل گیا۔۔۔دیکھ لیں اپ کے سامنے یہ مجھے موٹی کہہ رہے ہیں؟؟؟

حوریہ نے شاہ کہنے سے اجتناب کیا جس کو شاہ زیب نے فیل کیا تھا اور وہ اسکی یہ جھجک سمجھ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔"

شاہ زیب نے معنی خیزی سے کہا جس کو حوریہ نے بخوبی سمجھا تھا اور اپنا سر جھکا لیا

۔۔۔۔

:امم ہمم ہم بھی بیٹھے ہیں۔۔۔"

تیمور نے شرارت سے دیکھتے ہوئے شاہ زیب کو کہا جس پر شاہ زیب نے گھوری سے نوازا۔۔۔۔

آو میں تمہیں اپنا روم دیکھاتی ہوں۔۔"

حوریہ اریشہ کو لے کر چلی گئ۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہا تھا تو؟؟؟

شاہ زیب نے تیمور کو گھورا۔۔۔

"ہاں اب تو میری بات تجھے بکواس ہی لگے گی شہد تو تجھے حور ہی لگے گی۔۔۔"

تیمور تو مار کھائے گا۔۔۔؟؟

کہہ کر خود ہی ہنسنے لگا۔۔۔۔ تیمور نے اسے ہستے دیکھ کر قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

حوریہ کو دیکھتے ہی شاہ زیب کو اپنے اندر غیر مامعولی سا احساس محسوس ہوا۔۔۔۔

اس کو ایک دم ہی اپنا آپ اچھا لگا اور اپنے رشتہ کا احساس ہوا جو سالوں پہلے تہمینہ بیگم نے اسے جس بندھن میں باندھا تھا اس کی خوبصورتی کا ادراک اج ہوا تھا۔۔۔۔

" آنی میں اپکا شکریہ کیسے ادا کروں اپنے اپنا ہیرا میرے حوالے کر دیا۔۔۔

اب اسکا سب کچھ میرا ہے میں اسے کبھی اپنے سے جدا نہیں کروں گا۔۔۔"

دل فریب مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر رقصاں ہوئی۔۔۔۔۔

لیکن کیا حوریہ اس رشتہ کو قبول کرے گی؟؟؟

ایک تلخ سوچ نے اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ چھین لی تھی۔۔۔یہ وہ پہلو تھا جس پر وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہ سکا کہ حوریہ کی رضامندی کے بغیر وہ کیسے اس رشتے کو پروان چڑھا سکتا تھا؟؟؟

قبول کرے یا نہ کرے حق تو تمہارا ہی ہے وہ تمہارے نکاح میں ہے۔!!!

اس کے اندر کی آواز نے اسکے خدشے کو رد کر دیا۔۔

"لیکن میں پھر بھی زبردستی نہیں کر سکتا محبت لینے کا نام نہیں ہے بلکہ دینے کا نام ہے اور میں اس پر جبر نہیں کر سکتا یہ میری محبت کی توہین ہو گی۔۔۔۔"

وہ اپنے اندر اٹھنے والی اس آواز کو دلائل دے کر خاموش کروا گیا۔۔۔۔۔

کہ جو اس کی رضا ہو گی شاہ کو بھی دک سے نہ سہی لیکن راضی ہونا ہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چاہے شاہ اس سب میں کتنا ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب کی انکھوں سے نیند کوسوں دور تھی گھڑی ساڑھے تین بجا رہی تھی اور وہ ابھی تک صرف اور صرف حوریہ کو سوچے جا رہا تھا۔۔

کالے آسمان پر چمکتے ستارے آسمان کو نور بخش رہے تھے۔۔۔۔

**********

اریشہ جب سے حوریہ کے گھر سے آئی تھی خاموش خاموش تھی حوریہ نے غور تو کیا لیکن پوچھنا مناسب نہیں سمجھا کہ وہ خود ہی بتا دے گی۔۔اریشہ اپنا دل تیمور کی گاڑی میں ہی بھول آئی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ انکشاف اسے پوری جان سے ہلا گیا تھا۔۔۔۔

وہ شوخ و شرارت والا تیمور اریشہ کو بہت اچھا لگا تھا اس کو دیکھتے ہی اریشہ کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی لیکن اسے خوف تھا کیوں کہ اسکے یہاں خاندان سے باہر شادی نہیں ہوتی۔۔اس لئے اس نے اپنے جذبہ کو لگامیں ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔کیوں کہ

وہ یہ محبت افورڈ نہیں کر سکتی تھی اسکے بابا نے اسے اگے پڑھنے کی اجازت دے دی تھی یہ ہی اس کے لئے معجزے سے کم نہیں تھا۔۔ان کے خاندان میں لڑکیوں نے میٹرک سے اگے کی پڑھائی نہیں پڑہی تھی لیکن اس کو اجازت دے دی گئی تھی وہ محبتوں کے چکروں میں پڑ کر اپنی تعلیم داو پر نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دل کو کیسے سمجاتی جو اسے دیکھنے،اس سے ملنے کو ترس رہا تھا۔۔۔دنیا کی حقیقتوں سے انجان یہ دل صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے۔۔۔۔

بے چینی و بے قراری ہر انداز سے عیاں تھی۔۔جسے وہ چھپا نہیں پا رہی تھی۔۔۔محبت کا خوبصورت احساس وہ محسوس کرنا چاہتی تھی تمام تلخ حقیقتوں کو بھول لیکن وہ ہی نہیں کر سکتی تھی ان دیکھی زنجیر نے اس کے پیروں اور ذہن کو مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لازم نہیں کہ اسکو بھی میرا خیال ہو،

جو میرا حال ہے وہی اسکا بھی حال ہو،

کوئی خبر کہیں سے خوشی کی ملے منیر،

ان روز و شب میں کوئی دن ایسا کمال ہو۔"

**********

***

نیاز بیگ اور راحمہ کو اللہ نے دو بیٹیوں سے نوازا تھا اریشہ اور رامین۔۔۔ نیاز بیگ کا تعلق وڈیروں کے خاندان سے تھا نیاز بیگ اپنے والد کی مخالفت کر کے اپنے بیوی، بچوں سمیت شہر آگئے تھے اپنے زورے بازو سے محنت و مشقت کر کے معاشرے میں اپنا ایک مقام بنایا۔۔اور گاؤں کو الوداع کہہ کر شہریت کی زندگی اختیار کر لی۔۔۔۔

اریشہ نے میٹرک کر لیا تو نیاز بیگ کا ارادہ اریشہ کو اپنے گھر کا کرنے کا تھا۔۔انہوں نے شہریت تو اختیار کر لی تھی لیکن سوچ کو نہ بدل سکے۔۔۔جب اریشہ نے ضد کی تو آخر کار اس کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے انہوں نے اگے پڑھنے کی اجازت دے دی

۔۔۔۔

لیکن اب وہ جلد ہی اسکا فیصلہ لینے والے تھے جس سے اریشہ انجان نہ تھی لیکن اتنا جلد اس فیصلے کا تصور بھی نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

***

یار میں کون سا ڈریس پہنوں سمجھ ہی نہیں آ رہا تم ہی کچھ ہیلپ کر دو؟؟

حوریہ کافی دیر سے ڈریس سلیکٹ کرنے میں مصروف تھی لیکن کوئی فنکشن کی مناسبت سے مل ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

کل ان کی فیرول تھی اس کے بعد ان کے امتحان تھے۔۔۔۔

اچھا لاؤ دکھاؤ؟

اریشہ نے حوریہ کو پریشان دیکھا تو بولی۔۔۔

"یہ بلیک ڈریس آ چھا لگے گا تم پہ، یہ پہن لو"

سیاہ رنگ کی پاؤں کو چھوتی نفیس کام کی فرک جس کے ساتھ گولڈن چوڑی دار پجامہ اور نیٹ کا دوپٹہ تھا۔۔۔۔۔۔

"اوکے ڈن۔۔"

حوریہ کو بھی اس میں کوئی برائی نہ لگی تو وہ فوراً مان گئی۔۔۔۔۔

ارے یہ تو شاہ زیب بھائی ہیں تم نے ان کو بھی یہاں آنے کا کہا تھا؟

اریشہ نے شاہ زیب اور تیمور کو دیکھ کر حوریہ سے پوچھا :

حوریہ نے اریشہ کے اشاہ کرنے پر دیکھا تو شاہ زیب اور تیمور کو مہمانوں کی سیٹوں پر براجمان پایا۔۔۔۔۔۔

جہاں مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

ان کے ساتھ تو تیمور بھائی بھی ہیں۔۔۔"

حوریہ نے دونوں کو ساتھ دیکھا تو حیرانگی سے بولی۔۔۔۔۔

اچھا میں نے دیکھا نہیں۔۔۔"

اریشہ نے انجان بن کر کہا۔۔۔

اچھاااا۔۔۔

حوریہ نے ماتھے پر بل ڈال کر اریشہ کو دیکھا۔۔۔

"چلو اسٹیج پر ڈرامہ شروع ہونے والا ہے میڈم قیمہ بنادیں گی دونوں کا۔۔۔"

اس دھیان ہٹاتی بولی۔۔

چلو۔۔۔

حوریہ یہ کہہ کر اریشہ کے ساتھ اسٹیج کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔ حوریہ اور اریشہ نے میلو ڈرامہ میں حصہ لیا تھا ان کے ساتھ کالج کی کئی لڑکیوں نے بھی پارٹی سپیٹ کیا تھا

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

**********

**

فنکشن کے اختتام پر شاہ زیب حوریہ کے پاس آیا۔

۔۔سیاہ رنگ کی فراک میں اسکی دودھیا رنگت کھل اٹھی شاہ زیب کے لئے نظر ہٹانا مشکل ہو گیا۔۔۔

لیکن اسنے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا ورنہ تیمور نے اسکی درگت بنانے میں ٹائم نہیں

لگانا تھا۔۔۔۔۔

اریشہ بھی کم حسین نہیں لگ رہی تھی دونوں ہی اپنی جگہ پیاری لگ رہی تھیں

۔۔۔۔۔

ہائے حوریہ یہ ہنڈسم کون ہے؟؟؟؟

ثانیہ نے بے باکی سے شاہ زیب کو دیکھتے ہوئے کہا:

اسنے لباس ایسا زیب تن کیا ہوا تھا کہ لڑکے تو لڑکے لڑکیاں بھی اسکو دیکھتے ہی شرمندہ ہو جاتیں۔۔۔

سیلولیس استینیں اور شرٹ کے گلہ کی گہرائی، ڈوپٹہ سرے سے ہی غائب تھا۔۔اسکا حلیہ اس کے مغربی سرکل کو نمایاں کر رہا تھا۔۔۔حوریہ تو حونقوں کی طرح کبھی اسے اور کبھی شاہ زیب کے غصہ سے سرخ ہوتے ہوئے چہرے کو دیکھ رہی تھی جب حوریہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو ثانیہ نے ڈھٹائی سے شاہ زیب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا نام پوچھا:

شاہ زیب نے نہایت ناگواری سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔

مس آپ اپنی لمٹس میں رہیں اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھیں۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے سختی سے کہہ کر حوریہ کو گھورا ثانیہ کی حرکت سے اسکا چہرہ سفید پڑھ گیا

۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مس آپ اپنی لمٹس میں رہیں اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھیں۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے سختی سے کہہ کر حوریہ کو گھورا ثانیہ کی حرکت سے اسکا چہرہ سفید پڑھ گیا

۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حوریہ اپنی دوست سے کہیں کہ مجھے ان میں رتی برابر انٹریسٹ نہیں ہے اس لئے اپنا یہ فول ایکٹ کسی اور پہ آزمائیں۔۔۔۔"

شاہ نے سرخ انکھوں سے حوریہ کو دیکھا :

حوریہ نے شرمندگی اور خجالت سے لبوں کو دانتوں تلے دبایا۔۔۔

حوریہ جس نے کبھی شاہ کا غصہ نہیں دیکھا تھا اور اب اسکے غصہ کو دیکھ کر اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

اوہیلو مسٹر اپنی اوقات میں رہو تم سے میں نے ایک بات کرلی تو تم اپنی اوقات ہی بھول گئے سب سمجھتی ہوں می۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات اسکے گال پر پڑنے والے تھپڑ نے روک دی۔۔۔

حوریہ نے آگے بڑھ کر زوردار تھپڑ اسکے منہ پہ مارا۔۔۔

اس سے آگے حوریہ کے اندر حوصلہ پست ہو گیا۔۔

شاہ زیب کا تو حیرت سے منہ کھلا رہ گیا حوریہ کی ہمت دیکھ کر۔۔۔۔

"اویو تمہاری اتنی جررت کے تم نے ثانیہ آفندی کو تھپڑ مارا۔۔۔۔!

"کیا لگتا ہے یہ تمہارا جو تم اتنی حمایت کر رہی ہو۔۔۔۔

ہاں بولو بڑا شریف بنا پھرتا ہے اور تمم۔۔۔۔!!!!

ثانیہ کو حوریہ کا تھپڑ برچھی کی مانند لگا۔۔۔

غصہ سے بپھری وہ حوریہ کا منہ نوچ لینے کے درپہ ہو گئی۔۔۔۔۔

" اپنی بکواس بند کرو نکاح ہوا ہے میرا ان سے تمہاری طرح شاخ شاخ منڈلانے والی

کلی نہیں ہوں۔۔۔ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا جو تمہاری اداوں کے جال میں پھنس جائے۔۔۔"

آخر میں حوریہ کی آواز رندھ گئی ۔۔۔۔

جہاں ثانیہ کا منہ بند ہوا وہیں لگے

جھمگھٹے میں لڑکیوں کے حیرت سے منہ کھل گئے۔۔۔۔

اس نے آنسوؤں سے لبریز نگاہیں شاہ کی جانب اٹھائیں۔۔۔آنسو بند توڑ کر نکلے تو وہ بھاگتی ہوئی ہاسٹل کی جانب چلی گئی۔۔۔شاہ زیب تو ابھی تک سکتہ کی حالت میں تھا ۔۔۔

"دیکھا شاہ زیب بھائی آپ اسے ہی ڈانٹ رہے تھے جو آپ کے خلاف ایک لفظ نہیں سن سکتی۔۔۔۔"

"اور یہ ہماری دوست نہیں ہے حوریہ کی میرے سوا کسی سے دوستی نہیں ہے۔۔"

اریشہ نے ثانیہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔اور حوریہ کے دفعہ میں بول کر وہ نظر شاہ زیب پر ڈال کر مڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

**

شاہ نے بھی مجھے غلط سمجھا ان کو تو پتا ہے میں کس مزاج کی ہوں۔۔"

انہوں نے مجھے سپورٹ کرنے کی بجائے مجھے ہی سب کے سامنے ڈانٹ دیا۔۔۔۔۔۔"حوریہ کے بے آواز آنسو تھکیئے کو بھگو رہے تھے۔۔۔۔۔اریشہ نے کتنی ہی بات کرنے کی کوشش کی لیکن حوریہ نے جواب نہیں دیا اگر اریشہ سے شاہ زیب کے بارے میں بات کرتی تو اسکو شاہ کے بارے میں اچھے یا برے کمنٹس کرنے کا موقع مل جاتا اور حوریہ کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ہی دوست کے منہ سے شاہ کیلیئے کچھ غلط سنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر یہاں حوریہ کی رات کالی گزر رہی تھی تو سکون شاہ کو بھی نہ تھا۔۔۔ رہ رہ کر احساس ندامت ستا رہا تھا۔۔۔

دل تو اسکا بھی بہت دکھا تھا لیکن غصہ نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ختم کر دیا تھا

۔۔۔۔

یار میں نے حوریہ کو خوامخواہ ڈانٹ دیا اب وہ کتنا رو رہی ہو گی میں جا بھی نہیں سکتا اسکے پاس اس وقت تو ہاسٹل میں آنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔!!!

فلک پہ چمکتے چاند کو دیکھتا وہ افسردگی سے بولا۔۔۔ جیسے حوریہ کا مکھڑا چاند کی شبیہ ہو۔۔۔۔

شاہ زیب اپنی ساری باتیں تیمور سے شئیر کرتا تھا یوں بھی سارے حالات اسی کے سامنے تھے۔۔۔

دائیں جانب کھڑے تیمور نے بغور اپنے یار کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

ہاں کیا تو تم نے غلط ہے لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں وہ چھوٹی سی گڑیا اتنی بڑی ہو گئی ہے اور ہمت دیکھو یار میں حور گڑیا کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔"

اس کی بات پر شاہ کے لب دلفریب انداز میں کھل آٹھے۔۔۔

"ہاں لڑکیاں اتنی جلدی بڑی ہو جاتی ہیں پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔ میں تو پاکستان آتے ہوئے یہ ہی سوچ رہا تھا ہنی مجھے دیکھتے ہی بھاگ کر میرے گلے لگ جائے گی۔۔۔۔ "

وہ ماضی کے گزرے حسین لمحوں میں محو کھوئے ہوئے لہجے میں بڑبڑایا۔۔۔۔

ہاں اب نہیں لگی تو کیا ہوا فیوچر میں تمہارے ہی گلے لگنا ہے۔۔۔"

تیمور نے شاہ زیب کی بات کو کچھ اور ہی رنگ دیا۔۔۔

"بکواس نہ کر میرا یہ مطلب یہ نہیں تھا۔۔"

شاہ زیب نے گھور کر تیمور کو دیکھا۔۔۔

اب مطلب تو حوریہ ہی بتا سکتی ہے!!!

تیمور نے شرارت سے کہا تو شاہ مسکراہٹ روک کر اسے گھورنے لگا۔۔۔

تو دفع ہو رہا ہے یا نہیں۔؟؟؟۔۔۔

"نہیں۔۔۔جب تیری شادی ہو گی نہ پھر پوچھوں گا تجھے۔۔۔۔۔۔"

ویسے تو کب کھلائے گا پچھتاوے کے لڈو؟؟؟ تیمور نے پاس پڑا کشن شاہ زیب کو مارا

۔۔۔شاہ زیب کا قہقہہ بلند ہوا اب آیا نہ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔

"بہت جلد یہ نیک کام کرنے جا رہا ہوں۔۔۔"۔ تیمور نے شاہ زیب کو بتایا۔۔۔

کیا!!! یہ پردے کے پیچھے زردہ کب سے پکا رہا ہے تو؟؟؟

شاہ زیب نے کھوجتے لہجے میں پوچھا: پکاؤں گا ابھی۔۔۔۔۔"

تیمور کی آواز پر شاہ زیب نے گھوری سے نوازہ۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد تیمور بھی اپنے گھر روانہ ہو گیا اور شاہ زیب کو پھر حوریہ کی فکر لگ گئی۔۔۔

یوں دھیمہ دھیمہ رات ڈھلتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔

**********

**

اریشہ نے لاسٹ پیپر کے بعد ہاسٹل کو خیر آباد کہہ دیا۔ تھا۔۔۔ایک ہفتہ سے وہ امتحان کی تھکن اتار رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اریشہ تمہارے لئے رشتہ ایا ہے؟؟؟؟

راحمہ بیگم نے آج اریشہ سے بات کرنے کا سوچا تھا پیپرز کی تھکان تھی اس لئے راحمہ نے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

کیا یہ کیا کہہ رہیں ہیں؟؟؟

میں ابھی شادی نہیں کر سکتی۔۔۔"

اریشہ کی بات پر راحمہ بیگم کو کچھ کھٹکھا:

کیوں کیوں نہیں کر سکتی؟؟؟

راحمہ بیگم کی اواز کی سختی پر اریشہ نے گڑبڑا کر انھیں دیکھا:

" نہ نہ میرا مطلب ہے امی ابھی تو میرا رزلٹ نہیں ایا اور۔۔۔۔"

" بس بس وہ بھی اجائے گا اتنا پڑھ لیا کافی ہے ہمیں یہ رشتہ مناسب لگا ہے تم بھی اپنا دماغ درست کر لو نکاح اس جمعہ کو ہے۔۔۔"

وہ اس کی بات کاٹ کر حتمی لہجے میں بولیں

پر امی میری بات تو سنیں۔؟؟؟

راحمہ بیگم کمرے سے چلی گئیں۔۔۔۔

اریشہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ گئ۔۔۔

"اتنی جلدی سب کچھ کر لیا مجھ سے پوچھنا تو درکنار بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا اب بھی کیوں بتایا نکاح والے دن ہی بتا دیتے۔۔۔۔!!!

بھرائی آواز میں بڑبڑاتی وہ گھٹنوں میں سر دے گئی۔۔۔

آپی کیا بڑبڑا رہی ہو؟؟؟

تم چپ کرو تم سے نہیں کہہ رہی۔۔۔"

اریشہ کا بس نہیں چلا تو رامین کو ڈپٹ دیا رامین بچاری اپنا سا منہ لے کر رہ گئ۔۔۔

**********

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہنی مجھے تم سے بات کرنی ہے؟؟؟

جی کہیئے۔۔۔!!!

حوریہ نے اکھڑے ہوئے لہجہ میں جواب دیا۔۔جب سے حوریہ ہاسٹل سے آئی تھی شاہ زیب کے سامنے کم آتی اور اب تو پٹر پٹر بولنا بھی بند کر دیا تھا۔۔۔دل دکھا تھا اسکا شاہ زیب کے رویہ سے اوپر سے شاہ زیب نے ایسکیوز بھی نہیں کیا۔۔!!!

وہ اپنے دل میں بد گمانی نہیں لانا چاہتی تھی لیکن جن سے محبت ہوتی ہے ان کی بے پرواہی کہاں برداشت ہوتی ہے۔۔۔۔

اس جمعہ کو تیمور کا نکاح ہے۔۔"

شاہ زیب کئی دنوں سے اس کا روٹھا روٹھا انداز محسوس کر رہا تھا اس دن کے بعد سے وہ بھول ہی گیا کہ حوریہ کو منانا بھی ہے۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے گویا بم پھوڑا اس کے سر پہ۔۔۔"کیا اس۔۔س جم۔۔۔معہ کو اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔"

حوریہ کا منہ حیرت کی زیادتی سے کھل گیا تھا۔۔۔۔

"منہ تو بند کر لو مکھی گھس جائے گی۔۔۔" تیمور کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا:

حوریہ تو اٹھ کر جانے لگی۔۔

ارے ارے کیا حور گڑیا ناراض ہو گئی ہے؟؟؟"نہیں بہت خوش ہوں نکاح بھی فائنل کر لیا اب ولیمہ پر ہی بلا لیتے نکاح کا بھی کیوں کہا۔۔۔؟

حوریہ کے لہجے میں شکوہ تھا۔۔

شاہ نے بغور اس کا ملائمت زدہ چہرہ دیکھا جہاں ہلکی ہلکی سرخی نمایاں تھی ۔۔۔یہ وہ شاہ کا غصہ تھا جو درپردہ تیمور پر نکال رہی تھی۔۔۔۔۔

"اصل میں تمہاری دوست اتنی پسند آئی کہ اب دیر نہیں کر سکتا تھا ورنہ اس سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔۔"

وہ سر کھجاتے خجالت سے بولا۔۔۔۔۔

کیا اریشہ سے۔۔۔۔؟؟؟؟

کب سے چل رہا ہے یہ چکر؟؟؟

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا اس گھنی نے مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔"

وہ کمر پہ ہاتھ جمائے غصہ سے بولی۔۔۔۔

اوا ولڑکی چھری کے نیچے دم تو لینے دو بریک لگاو یار۔۔۔۔۔"

ابھی بھی تم ویسی ہو بس لمبی ہو گئی ہو۔۔"

تیمور نے حوریہ کو چھیڑا۔۔۔

"دیکھ لیں آپ، اپنے دوست کو سمجھا دیں میرا مزاق نہ اڑائیں۔۔۔"

وہ خونخوار نگاہوں سے شاہ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔ حوریہ نے شاہ کو بیچ میں گھسیٹا۔۔

"یہ تو کب سے تمہیں ہی دیکھ رہا ہے"

تیمور کی بات پر حوریہ نے شاہ کو دیکھا جو مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا شاہ زیب نے حوریہ کے دیکھنے پر نظروں کا زاویہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

"تو پھر شروع ہو گیا نہ!!!

"اور تجھے اپنے گھر میں سکون نہیں ملتا جب بھی میں حوریہ سے بات کرنے بیٹھوں تو آدھمکتا ہے۔۔۔"

اب کہ شاہ زیب نے اپنا بدلہ پورا کیا۔۔۔

"چل چل بہت کر لی باتیں تو نے۔۔۔۔ میں حور گڑیا کو لینے آیا ہوں جب تک رخصتی نہیں ہو گی تو حور سے نہیں ملے گا۔۔"

حوریہ ہونقوں کی طرح دونوں کو دیکھ رہی تھی

جب رہا نہیں گیا تو پوچھا:

کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ کس کی رخصتی کی بات ہو رہی ہے؟

" تمہاری بھی ہفتہ کو رخصتی ہے میں تمہیں بھائی کی طرح اپنے گھر سے رخصت کروں گا۔۔۔"

تیمور کی بات پر حوریہ کی انکھوں میں آنسو اگئے۔۔۔

"بھائی کا مان کیا ہوتا ہے وہ آج جانی تھی۔۔۔"

۔باپ اور بھائی کا رشتہ ایک لڑکی کے لئے امان اور محافذ ہوتا ہے جسے ایک بہن ہی سمجھ سکتی ہے۔۔

حوریہ تو خود رشتوں کی ترسی ہوئی لڑکی تھی تیمور کی بات پر اپنے آنسو نہ روک سکی ۔۔۔

تیمور نے اگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

شاہ زیب اسکے بہتے اشکوں کو دیکھ رہا تھا جو نجانے کس کس احساس کے تحت نکل رہے تھے یہ بات شاہ زیب سے بڑہ کر کون سمجھ سکتا تھا بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔

دل تھا کہ باغی ہوا جا رہا تھا تمام۔لحاظ بلائے طاق رکھے اور اپنی جان کو اپنے سینے میں چھپا لے۔۔۔

لیکن ہائے یہ دنیا اور اس کے دستور!!!

وہ دل پر کڑے پہرے بٹھاتا بے حس بن گیا۔۔۔

**********

**

اریشہ اور تیمور کا نکاح تھا جبکہ رخصتی ایک سال بعد ہونا قرار پائی تھی،اور شاہ زیب کی باقاعدہ شادی تھی جمعرات کو مایوں بیٹھنا تھا دونوں کو۔۔۔اور مایوں کا اور برات کا فنکشن تیمور نے ڈیسائیڈ کیا تھا جبکہ ولیمہ شاہ زیب نے کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

**

حوریہ کو تیمور کے گھر آکر اپنا پن کا احساس ہوا۔۔لگا وہاں کے مکینوں نے حوریہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا علیزہ بھی اپنے بچوں سمیت آ گئی تھی وہاں حوریہ کا دل لگ گیا

تھا وہاں کے لوگوں کی آپس میں محبت اور چھیڑ چھاڑ سے حوریہ خوب لطف اندوز ہوتی تھی آج بھی سارے گپ شپ کرنے، حوریہ اور تیمور کی گد بنانے میں لگے ہوئے تھے۔۔۔جس میں علیزہ اگے اگے تھی۔۔

تیمور بھائی آپ کتنے چھپے رستم نکلے میری دوست پر نظر رکھے ہوئے تھے اور مجھے پتا بھی نہیں چلنے دیا؟؟؟

"او لڑکی تصیح کر لو نظر نہیں رکھی بلکہ دل میں رکھا ہے جس کا عملی ثبوت نکاح ہو گا ۔۔۔۔"

او۔۔۔ووو۔۔۔۔۔۔۔ہوووو۔۔ تیمور کی بات پر سب کے قہقہہ بلند ہوئے

۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب اور بی اماں دونوں لاونج میں بیٹھے تھے۔۔۔بی اماں کی عمر اب ایسی تھی کے وہ بھاگ بھاگ کر کام نہیں کر سکتی تھیں جبھی انہوں نے اپنی بیٹی کو بلا لیا تھا شادی کی تیاری بھی تو کرنی تھی۔۔۔اور پھر جاتے جاتے حوریہ شاہ سے کہہ کر گئی تھی کہ شاہ میں شاہ ولا میں آوں گی رخصت ہو کر اپنے ماں باپ کے گھر میں۔۔۔شاہ زیب بھی یہ ہی چاہتا تھا یوں آج یہ لوگ اپنا مختصر سامان باندھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

**

مایوں کا دن بھی آ گیا اسکی ساری تیاری علیزہ اور تیمور نے مل کر کی تھی جبکہ برات اور ولیمہ کا جوڑا شاہ زیب نے خود لیا تھا پورے گھر کو گیندے کے پھول سے سجایا ہوا تھا ارینج مینٹ سے پتا لگ رہا تھا کہ مایوں ہے۔۔۔۔۔

حوریہ کو ڈوپٹہ کی چھاوں میں اسٹیج پر لایا گیا۔۔۔ حوریہ نے پیلا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا اور ڈوپٹہ سے اگے کو گھونگھٹ گرایا ہوا تھا جس سے حوریہ کا چہرہ چھپ گیا تھا۔۔۔ شاہ زیب نے سفید کرتا پہنا ہوا تھا جس میں اسکی خوبصورتی نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔۔

حوریہ کو شاہ زیب کے برابر میں بٹھایا گیا اور رسمیں شروع ہو گئیں۔۔۔۔۔ حوریہ کی کپکپاہٹ شاہ زیب کو واضح محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ حوریہ سمٹی سی بیٹھی ہوئی تھی

۔۔۔۔

شاہ زیب کی نظر حوریہ کے ہاتھوں پر گئی تھی۔۔۔ نازک کلائیوں میں گجرے اسکے ہاتھوں میں سجے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

شاہ کو اپنا دل ان گجرے میں اٹکتا محسوس ہوا۔۔

دائیاں بازو پیچھے کی جانب پھیلاتا وہ حوریہ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ کا دل اچھل کر حلق میں اٹکا۔۔۔۔۔۔

تیمور اپنی نصفِ بہتر کے حسن میں کھویا ہوا تھا۔۔۔اسٹیج پر فوٹو گرافر ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے ان کے مختلف پوز کیپچر کر رہا تھا۔۔۔۔

شاہ سب دیکھ رہے ہیں آپ دور ہو کر بیٹھیں۔۔۔۔۔"

آواز میں پنہاں لرزش بوکھلاہٹ کا پتا دے رہی تھی۔۔۔

شاہ اس کی مشکل کو آسان کرتا ہوا قدرے دور ہٹا۔۔۔لیکن اب جو حرکت اس نے کی تھی وہ حوریہ کے چودہ طبق روشن کر گئی۔۔۔۔۔۔

**********

انگلی کی پور پر گیلی مہندی بھر کر اس کے رخسار پر مل دی۔۔۔۔۔

شاہ کی اس حرکت پر محفل میں زبردست قہقہہ گونج اٹھا۔۔۔

حوریہ انکھیں پھاڑے سر اونچا کر کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

جو مسکراہٹ دبائے اب انجان بنا سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔

شاہ تو کہے تو اج ہی بارات سے پہلے رخصتی کروا دوں۔۔۔؟

تیمور نے فقرہ اچھالا تو حوریہ کو ہوش آیا وہ ڈوپٹہ کو کھینچتی تھوڑا دور کھسکی۔۔۔ حوریہ کی یہ حرکت شاہ کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

تیمور کی آواز پر سب کی ہنسی چھوٹ گئی جب کہ شاہ زیب نے گھورنے پر ہی اکتفا کیا

۔۔۔۔۔

ہنسی مذاق میں یوں یہ رات بھی گزر گئی۔۔۔۔۔

نکاح کا دن بھی آ پہنچا خاص طور سے جمعہ کے دن کو ترجیح دی گئی تھی کہ برکت والا دن ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی حوریہ نے تو کہا تھا کہ وہ بھی نکاح میں جائے گی لیکن اسے یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ مایوں کی دلہن گھر میں ہی رہتی ہے۔۔۔ جبکہ شاہ زیب تیمور کے ساتھ ساتھ تھا۔۔۔۔

نکاح کی تقریب گھر میں سادگی سے ہی رکھی گئی تھی نکاح کے وقت اریشہ کو پتا چلا کہ اس کا نکاح تیمور سے ہوا ہے ابھی وہ بے یقین ہی تھی کہ کمرہ کا دروازہ بجا اور اندر آنے والے شخص کو دیکھ کر اریشہ کھڑی ہو گئی۔۔۔ تیمور کے قدم حوریہ کی جانب تھے اور وہ حیرت سے تیمور کو دیکھے جا رہی تھی جو بلیک شیروانی میں خوب رو لگ رہا تھا تیمور بھا۔اااا!!!!!

اسکے شگرفی لبوں پر انگلی رکھ کر تیمور نے اسے بولنے سے روکا۔۔۔

"کچھ تو خیال کرو ابھی تو نکاح ہوا ہے ۔۔۔" اریشہ نے شرم کے مارے نظریں نیچے جھکا لیں۔۔۔۔

اور وہ اس کے سوہنے سے جھینپے جھینپت مکھڑے کو تکے چلا گیا۔۔۔ لمحوں پر

جادوئی فنزوں طاری ہو گیا تھا جس کے اثر میں دونوں پور پور ڈوبے ہوئے تھے۔۔۔

جب کوئی جواب نہیں ایا تو اریشہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔

اتنے میں دروازہ کی دستک نے تیمور کی محویت کو توڑا۔۔

اقر ساتھ ہی وہ حسین لمحہ چھن سے ٹوٹ گیا۔۔۔۔

ٹائم ختم ہو گیا دلہا بھائی۔۔۔!!!

رایہ ن کمرہ سے باہر ہی آواز لگا رہی تھی۔۔۔

تیمور نے اریشہ کے ماتھے پر اپنی محبت کی نشانی ثبت کی اور کمرہ سے نکلتا چلا گیا:

اس کے جوتوں کی نرم دھمک اریشہ کے دل کو لرزا گئی۔۔

ماتھے پہ جلتا لمس کا احساس اس کے رخساروں پر لالی بکھیر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

**

آج چونکہ تیمور کے نکاح کے بعد شاہ زیب کا بھی نکاح رکھا گیا تھا۔۔۔

سو بارات کے آتے ہی نکاح کی تیاری شروع ہو گئی۔۔۔

یوں بھی شاہ زیب چاہتا تھا کہ نکاح دوبارہ حوریہ کی بھرپور رضامندی سے ہو۔۔۔۔

حوریہ کو اپنے والدین اتنے یاد آرہے تھے کہ اسکے آنسو خشک ہی نہیں ہو رہے تھے یہ بات بھی شاہ زیب کو تیمور نے بتائی تھی۔۔۔۔بہر حال نکاح کے بعد حوریہ کو اسٹیج پر لے جایا گیا۔۔

ماحول کی اثر اندوزی نے مہمانوں کو جکڑا ہوا تھا ہال کو جدید طرز سے سجایا گیا تھا۔

اور اس سے بڑھ کر اسٹیج لگ رہا تھا۔۔۔

شاہ زیب تو اسکے حسن کو دیکھتا ہی رہ گیا نورانی چہرے پر مہارت سے کئے گئے میک اپ ریڈ اور گولڈن کلر کے شرارے میں وہ سچ میں جنت کی حور لگ رہی تھی۔۔۔

آسمان سے چاند آج زمین پر اس کیلئے بلایا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کی چاندنی میں ایسا گم ہوا کہ اس پاس کا ہوش باقی نہ رہا۔۔۔

اممممم ہمممم۔۔۔!!!

تیمور کی شوخی اور شرارت پھر شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے گولڈن کلر کی شیروانی زیب تن کی ہوئی تھی۔۔

آج وہ بھی کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا دونوں کی جوڑی بہت جچ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

اریشہ بھی برات میں شریک تھی یوں بھی نکاح تو ہو ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رخصتی کے مراحل طے کرنے کے بعد اریشہ نے شاہ ولا پہنچ کر شاہ زیب کے روم میں حوریہ کو بٹھایا۔۔۔

اریشہ اور تیمور دونوں بارات کے ساتھ آئے تھے۔۔۔

حوریہ نے کمرے کا جائزہ لیا جو آج انوکھی ہی جھلک دکھا رہا تھا شاہ کی خوشی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔ کلر، فرنشنگ، کرٹن سب نئے تھے۔۔۔۔

کھٹکے کی آواز پر وہ چونکی۔۔

شاہ زیب کمرہ میں داخل ہوا تو گلاب کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو نے اسکا استقبال کیا۔۔۔

وہ حوریہ کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا حوریہ گھبرہٹ میں اپنی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔۔۔۔

نجانے کیوں وہ اتنا گھبرا رہی تھی ایک وقت تھا جب وہ بنا سوچے سمجھے اس سے باتیں کرتی،اس کے پاس بیٹھتی لیکن آج دل کی رفتار اتنی تیز تھی کہ بیاں سے باہر ہے۔۔۔۔

توڑو گی کیا انگلیاں؟؟

کیوں ظلم کر رہی ہو ان پر؟؟

شاہ زیب نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔۔

شاہ زیب کی حرکت پر حوریہ نے کرنٹ کھا کر ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن شاہ زیب کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔

ہنی!!!

شاہ زیب کی آواز کی گھمبیرتا نے حوریہ کے رہے سہے اعصاب بھی کمزور کر دیئے تھے۔۔۔۔میری طرف نہیں دیکھو گی؟؟؟

حوریہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

کیوں؟

"آپ نے مجھے ڈانٹا تھا۔۔۔"

شاہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ کہ کب کا ذکر کر رہی تھی محترمہ۔۔۔۔

او حوریہ تم اتنی پرانی بات دل میں رکھ کر بیٹھی ہو؟؟؟

"ہاں تو آپ کو سب کے سامنے میری حمایت کرنی چاہیئے تھی۔۔۔۔۔"

حوریہ کے خفگی سے کہنے پر شاہ نے بمشکل ہنسی کو روکا۔۔۔

آواز میں پنہاں لرزاہٹ اس کی بوکھلاہٹ کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا لو اب میں نے کان پکڑ لئے۔۔۔"

شاہ زیب نے جھکے سے سجے اس کے کان پکڑ لئے۔۔۔۔

میرے نہیں اپنے پکڑیں۔۔۔"

حوریہ نے گھور کر کہا۔۔۔۔

کاجل اور مسکارے سے سجی ان انکھوں میں رقم مسکراہٹ پر شاہ کو اپنا دل ڈولتا محسوس ہوا۔

شکر ہے تم نے مجھے دیکھا تو صحیح۔۔۔۔"

شاہ زیب نے اس کے کان میں امرت گھولا۔۔۔۔

"شاہ آپ کو پتا ہے نہ میں آپ سے زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

تھوڑی دیر والی گھبراہٹ کا اثر زائل ہونے لگا۔۔۔۔

جان شاہ میں بھی اپنی ہنی کو اب نہیں ڈانٹوں گا۔۔۔"

شاہ زیب نے سائیڈ ٹیبل کی ڈراز سے ایک مخملی کیس نکالا اور کھول کر اس میں سے ہیروں کا ہار اسکی طرف کر کے اجازت طلب نظروں سے حوریہ کو دیکھا

جس پر شرما کر اپنا سر جھکا لیا

۔۔۔شاہ زیب نے اسکی ادا پر نہال ہوتے ہوئے اسکی گردن میں سجا دیا۔۔۔اور پیچھے ہو کر خود اسے اپنے بازو کے ہلکے میں بھر لیا تھا۔۔۔۔۔۔رات دھیرے دھیرے

سنہرے خوابوں کی تعبیر لیے ڈھلنے لگی

---

**********

**

دوسرے دن ولیمہ میں حوریہ نے سلور کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی ------

یہ جوڑا بھی شاہ زیب کی پسند کا تھا۔۔۔ جبکہ اریشہ بے نیوی بلو ساڑی پہنی تھی اس کے نازک سراپہ پر جچ رہی تھی

اور بالوں کو کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ تیمور بلیک پین کوٹ میں خوب رولگ رہا تھا۔۔۔۔

کیا خیال ہے آج ہی رخصتی نہ کروالوں تمہاری۔۔۔؟؟؟

تیمور اریشہ کے کان میں بولا۔۔

اریشہ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا جلدی سے گھبرا کر ادہر ادھر دیکھنے لگی ۔۔۔۔

"او گوڈ اریشہ اتنا کیوں گھبرتی ہو مجھ سے؟؟؟

وہ وہ کوئی دیکھ لے گا پلیز اپ جائیں۔۔۔"

"دیکھتا ہے تو دیکھنے دو میں اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم سے بات کرنی ہے"

تیمور نے آٹل لہجہ میں باور کروایا کہ۔ تمہارا یہ گھبرانا نہایت ہی فضول ہے۔۔۔

"کل شام میں ریڈی رہنا ہم اوٹنگ پر چلیں گے۔۔۔"

آواز کی سنجیدگی پر اریشہ نے تیمور کی جانب دیکھا:

تیمور یہ کہہ کر اسٹیج کی جانب چلا گیا اور اریشہ جو اسکو انکار کرنے لگی تھی موقع ہی نہ مل سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ صوفہ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اپنی سوچوں میں اتنی گم تھی کہ شاہ زیب کے اندر آنے کی آہٹ بھی محسوس نہ کر سکی۔۔۔ولیمہ کے بعد سب شاہ ولا میں موجود تھے جس میں اریشہ اور تیمور اگے اگے تھے۔۔۔۔ حوریہ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر چینج کرنے کی غرض سے روم میں چلی آئی تھی۔۔۔اسکا دل اپنے ماں باپ کو یاد کر رہا تھا۔۔۔ شاہ زیب اسکے برابر میں اکر بیٹھا۔۔۔

ہنی؟؟؟

حوریہ اسکی آواز پر چونکی تھی اور جلدی سے انکھوں کے بھیگے گوشوں کو صاف کیا۔۔۔

وہ شاہ زیب کو بتا کر دُکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے اسکے کندھوں کو پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

کیا ہوا ہنی کیوں رو رہی ہو؟؟

نہیں کچھ نہیں ہوا میں چینج کر لوں۔۔۔"

حوریہ نے کھڑا ہونا چاہا لیکن ناکام رہی شاہ زیب کی پکڑ مضبوط تھی۔۔

کیا تم مجھے اب اس قابل نہیں سمجھتی کہ تم مجھ سے اپنے دکھ شئیر کر سکو؟؟؟

وہ شاہ زیب ہی کیا جو حوریہ کے چہرے کو نہ پڑھ سکے بچپن سے لیکر اب تک وہ اسکی عادتوں سے واقف تھا۔۔۔

"نہ نہ نہیں ایسی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔"

حوریہ نے اس پر واضح کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

اچھا پھر کیسی بات ہے؟؟؟

شاہ زیب نے حوریہ کے چہرے کو اپنے نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے پوچھا:

"مجھے مما یاد آرہی ہیں شاہ میرا دل چاہ رہا ہے رکہ وہ کہیں سے اکر مجھے گلے لگائیں ۔۔۔شاہ میرا دل چاہ رہا ہے میں مما کے پاس چلی جاوں۔۔"

حوریہ کی ہچکی بندھ گئ تھی یاد تو اسے بھی آرہی تھی لیکن وہ مرد تھا۔۔۔

ہنی آنی خوش ہو گیں میں نے ان کی سالوں پہلے خواہش کو عملی طور پر نبھایا ہے تم رو رو کر خود بھی ہلکان ہو رہی ہو اور انہیں بھی تکلیف دے رہی ہو۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح نرم لہجے میں وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

" شاہ میں کیا کروں میں رونا نہیں چاہتی لیکن جب مجھے ان کی یاد آتی ہے میرے آنسو بے قابو ہو جاتے ہیں۔۔۔"

آنسوؤں سے بھری بڑی بڑی انکھیں اس کے حسن کو خیرہ کر رہیں تھیں۔۔۔

شاہ زیب نے اسکے رخساروں پر بہتے موتیوں کو اپنی انگلی کی پوروں سے چن لیا

---

کہ ماں باپ کا غم اولاد کیلئے زندگی بھر کا ہوتا ہے جس کا کوئی مداوا نہیں۔۔۔۔۔۔

**********

شاہ اٹھ جائیں کتنی دیر سے سو رہے ہیں۔۔"

حوریہ کے ہلانے پر شاہ زیب کسمسایا اور کروٹ لے کر دوبارہ سو گیا۔۔۔

اب تو حوریہ بری طرح تپ گئی تھی کافی دیر سے کوشش کر رہی تھی شاہ زیب کو اٹھانے میں لیکن وہ تو گدھے، گھوڑے اور ہاتھی سب بیچ کر سو رہا تھا۔۔۔ حوریہ نے اس کے دونوں کندھوں کو زور سے جھنجوڑا اور اسکے کان کے پاس اکر چیخی۔۔

۔۔۔شاااااااااہ۔۔۔۔۔۔۔

یااللہ خیر کیا آفت اگئی؟؟

شاہ زیب ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

سامنے ہی حوریہ سرخی مائل چہرے کے ساتھ اسے گھورتی ہوئی دیکھی۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے سونے دو نہ ؟؟؟

شاہ زیب نے جھنجھلائی آواز میں کہا۔۔۔

نیند ٹوٹنے کی وجہ سے انکھوں کے ڈورے لال ہو گئے ۔۔۔

"مجھے کب سے بھوک لگ رہی ہے اور آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی۔۔۔"

حوریہ نے غصہ سے کہا۔۔۔

"تو مجھے کھاو گی کیا جا کر کہہ دو بی اماں سے۔۔۔"

شاہ زیب کا لہجہ چڑچڑاہٹ لئے ہوئے تھا۔۔ سونے دو۔۔۔"

شاہ زیب اس سے پہلے کمبل اپنے اوپر اوڑھتا حوریہ نے کمبل کو کونے سے پکڑ کر کھینچ لیا اور خطرناک تیوروں سے گھورنے لگی۔۔۔۔

اب کہ شاہ زیب سنجیدہ انداز میں حوریہ کی جانب بڑھا اس سے پہلے وہ اسے پکڑتا حوریہ اسکے تیور دیکھ کر کمرے سے رفو چکر ہو گئ۔۔۔اور شاہ زیب دروازہ کو غصہ سے تکتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ناشتہ کی ٹرے لئے روم میں داخل ہوئی تو باتھ روم سے پانی گرنے

کی آواز آنے لگی۔۔

"چلو شکر اٹھ تو گئے۔۔۔"

حوریہ نے ناشتہ کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور کھڑکی سے پردے ہٹانے لگی دروزاے کی آہٹ پر مڑ کر دیکھا تو نکھرا نکھرا سا شاہ زیب گلے میں ٹاول ڈالے ماتھے پر بکھرے بال مردانہ وجاہت لیے حوریہ کی طرف آیا۔۔۔ حوریہ نے گھبرا کر رخ موڑ لیا۔۔۔ شاہ زیب قدم قدم چلتا اس کے قریب تر ہوتا جا رہا تھا حوریہ پیچھے کی جانب بڑھ نہ سکی اور کھڑکی سے لگ گئی شاہ زیب اسکے عین سامنے اکر دونوں ہاتھوں کو دائیں بائیں رکھ کر اسکے جانے کے تمام راستے مسدود کر چکا تھا حوریہ اسکے کسرتی بازووں میں پوری چھپ گئی تھی۔۔

شاہ زیب اسکو والہانہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"شاا۔۔ہوہ۔۔وہ ننا۔۔شتہ ٹھ۔۔۔نڈا ہو رہا ہے" حوریہ سے اسکی قربت میں بولا ہی نہ گیا۔۔۔ شاہ زیب کی نظروں کی تپش سے اس کا چہرہ لال ہو گیا۔۔

شاہ زیب نے انگلی اسکی تھوڑی پر رکھ کر اس کے چہرہ کو اونچا کیا۔۔۔۔

"کیا ہوا بولتی کیوں بند ہو گئی بولو اب۔۔۔"

شاہ زیب نے شرارت سے کہا حوریہ نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ نہنی سی جان اسے ہلا بھی نہیں سکی۔۔۔۔شاہ زیب کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔

"شاہ وہ دیکھیں بی اماں۔۔۔"

حوریہ نے بہانے سے اسے ہٹانا چاہا لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔

"ہاہاہاہا اب نہیں اوں گا تمہاری باتوں میں۔۔۔۔ "

"شاہ ہٹ جائیں نہ مجھے بھوک لگ رہی ہے اور اپ تنگ کئے جا رہے ہیں۔۔"

حوریہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"اسے تنگ نہیں جان من رومینس کہتے ہیں۔۔۔"

شاہ زیب کی بات پر حوریہ کا منہ کھل گیا۔۔شاہ آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے؟؟؟

حوریہ نے اسکی بے باکی پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"پہلے تم میرے اتنے قریب نہیں تھی نہ اس لئے۔۔۔۔"

ابھی وہ جواب ہی دینے لگی تھی کہ موبائل کی بیل پر شاہ زیب پیچھے ہٹا اور حوریہ لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے حصار سے نکلی۔۔۔۔

اور ناشتہ کی ٹرے اٹھا کر صوفہ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے اسکے انداز پر زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔۔اور کال رسیو کرتا اس کے برابر میں ہی آ بیٹھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپی آپ کو تیمور بھائی لینے آئے ہیں جلدی اجائیں۔۔۔"

"ہاں آ رہی ہوں تم بٹھاو انہیں۔۔۔"

وہ تو کافی دیر سے بابا سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔"

اوہ اچھا اچھا۔۔۔!!!

یار رامین مجھے ڈر لگ رہا ہے جاتے ہوئے۔؟؟

تیمور کے ساتھ جانے کا سوچ کر اس کا دل لرز رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں بھلا اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے آپ اپنے شوہر کے ساتھ جا رہی ہیں کسی غیر کے ساتھ نہیں چل کریں یار۔۔۔۔"

"اوہو ایک تو تم ہر بات مذاق میں لیتی ہو۔۔۔۔"

اچھا یہ بتاو ڈریس صحیح لگ رہا ہے؟؟؟

قسم سے آپی اتنی اچھی لگ رہی ہیں کہیں

تیمور بھائی آج ہی رخصتی نہ کروالیں۔۔۔۔۔۔؟

رایں ن نے شرارت سے انکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چپ بد تمیز۔۔۔۔!!!

اریشہ نے جھینپتے ہوئے کمر پر ایک ہاتھ رسید کیا۔۔۔۔۔

اففففففف

میرے ساتھ جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا کیا؟؟؟

تیمور نے اریشہ کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نازک سراپہ تیمور کی انکھوں کو خیرہ کر گیا۔۔۔۔۔

وہ پہلے ہی اس کی نظروں سے گھبرائی ہوئی تھی۔۔۔

نہ نہ نہیں نہیں یہ کس نے کہا آپ سے؟؟؟

اریشہ کو لگا رابیل نے اسے بتا دیا ہو۔

"لگ تو ایسے ہی رہا ہے آنے میں اتنی دیر کر دی تھی تم نے۔۔۔۔"

تیمور کی سنجیدگی برقرار تھی۔۔۔

وہ وہ میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔"

اچھاااا۔۔۔۔!!!

تیمور نے استہزایہ انداز میں کہا کیوں کہ میک اپ کے نام پر کاجل اور لپ گلوز ہی لگی

ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کیا کھاؤ گی؟؟؟

وہ اس کی گھبراہٹ پر نرم لہجے میں بولا۔۔۔۔ کچھ بھی منگوالیں۔۔۔۔۔"

ہمممم۔۔۔۔!!!

تیمور نے ویٹر کو اشارے سے بلا کر آرڈر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہ بات سنیں؟؟؟

حوریہ نے ریموٹ سے ٹی وی کی آواز کو کم کیا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے حوریہ کی جانب دیکھا :

آپ بزی ہیں کیا؟؟؟

حوریہ نے اسکے سامنے رکھے لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں نہیں میں تو گیند بلا کھیل رہا ہوں۔۔۔" شاہ زیب نے حوریہ کو چڑایا۔۔۔۔

"اوکے کھیلتے رہیں۔۔۔"

حوریہ کہہ کر اٹھ کر جانے لگی شاہ زیب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب بٹھایا!!!

بولو کیا کہہ رہیں تھیں؟؟؟

شاہ زیب نے اسکے چہرہ پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کیا۔۔۔۔

وہ میں کہہ رہی تھی آئسکریم کھانے چلیں؟؟؟

حوریہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا:

کہ کہیں وہ ڈانٹ ہی نہ دے۔۔۔۔

"کل چلیں گے ہنی آج بہت کام ہے ایسا کرو گھر میں ہی منگوالو"

حوریہ نے غصہ سے اسے دیکھا:

نہیں رہنے دیں آپ کام کرلیں۔۔۔۔"

حوریہ کہہ کر کمرہ میں اگئ۔۔۔

ہر وقت کام ہی کرتے رہتے ہیں کھڑوس نہیں تو۔۔۔ حوریہ بیڈ پر بیٹھ کر منہ پھلائے دل کی بھڑاس نکالنے لگی۔۔۔

۔۔شاہ زیب نے اسکے بجھے چہرے کو دیکھا تو خود بھی اٹھ کر دوسرے روم میں آگیا ۔۔۔۔ہنی؟؟؟؟

حوریہ نے شاہ زیب کی آواز کو نظر انداز کیا اور موبائل اٹھالیا۔۔۔۔

یہ بھی ناراضگی کا ایک اظہار تھا۔۔۔۔

شاہ زیب اسکے غصہ سے پھولے ہوئے منہ کو دیکھا اور مسکرا کر اس کے پاس آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔۔۔۔

حوریہ نے سوالیہ نظروں سے شاہ زیب کو دیکھا :

"چلو ریڈی ہو جاو چلتے ہیں۔۔۔"

شاہ زیب کے کہنے پر حوریہ خوشی سے بولی: کیا سچ میں میں ابھی تیار ہوتی ہوں۔۔۔"

حوریہ کہہ کے وارڈروب کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"تم بہت چینج ہو گئی ہو ہنی۔۔۔۔"

حوریہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔شاہ کی بات کا مطلب وہ سمجھی نہیں۔۔

کیوں کیوں میں کیوں چینج ہو گئی ہوں؟؟؟پہلے جب میں تمہاری کوئی بات مانتا تھا تو تم میرے گلے لگ جاتی تھیں اب نہیں لگتی۔۔۔۔"

حوریہ نے شاہ زیب کی بات پر غور سے دیکھا پہلے تو وہ سمجھی نہیں لیکن جب سمجھ آیا تو شرم سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔۔

"اوئے ہوئے یہاں تو قوس وقزح کے رنگ پھیل گئے۔۔۔"

شاہ زیب نے اسکو چھیڑا۔۔

تو وہ واش روم کی طرف بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پاگل ہے بلکل!!!

شاہ زیب نے ہنستے ہوئے سوچا ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر برش اٹھا کر بالوں میں پھیرنے لگا۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

شاہ شاہ گاڑی روکیں؟؟؟

وہ دونوں شام کے نکلے ہوئے تھے۔۔۔اور اب گھر کی جانب جا رہے تھے کہ اچانک

شاہ زیب نے حوریہ کے یوں چلانے پر بریک لگایا۔۔۔

کیا ہوا ہے ؟؟؟

وہ سائیڈ مرر سے پیچھے کا جائزہ لینے لگا صد شکر کہ پیچھے سے آتے بائیک والے نے

بروقت ٹرن لے کر دوسرا روٹ اختیار کیا۔۔۔اور جاتے ساتھ انکھیں دکھانا نہ بھولا

...۔۔

وہ دیکھیں گول گپے والا مجھے یہ کھانے ہیں۔۔۔"

حوریہ کی بات پر شاہ کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔۔

دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا میں تو ڈر ہی گیا پتا نہیں کیا ہو گیا۔۔۔کسی دن تم ایکسیڈینٹ کرواو

گی۔۔۔"

شاہ زیب نے اسے گھور کر دیکھا:

اچھا نہ چلیں اب۔۔۔"

حوریہ نے اسکی ڈانٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے ازلی لاپرواہی سے کہا:

"کوئی ضرورت نہیں ہے گلا خراب ہو جائے گا ویسے بھی تم نے ائسکریم کا کہا تھا۔۔۔"

شاہ زیب نے صفاچٹ انداز میں انکار کر دیا۔۔۔۔۔

"چلیں نہ شاہ پلیز پلیز دیکھیں آپ نہیں کھلائیں گے تو کون کھلائے گا آخر آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔۔"

حوریہ نے ایک دم اپنی زبان دانتوں میں دبالی۔۔وہ جو فرصت سے باہر دیکھ رہا تھا حوریہ کی بات پر کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔۔۔کیا کیا کہا ہے تم نے ذرا دوبارہ بولنا؟؟؟؟حوریہ نے بنا سوچے سمجھے بول دیا تھا۔۔۔وہ میں کہہ رہی ہوں گول گپے کھانے ہیں چلیں۔۔۔"

نہیں اس کے بعد جو بولا تھا وہ بتاو؟؟؟

کیا ہے شاہ چلیں نہ۔۔۔۔!!!!

" ٹھیک ہے نہ بتاو میں بھی رات تک یہیں رہوں گا اور وہ تو میں جب ہی کھلاوں گا جب

تم بتاو گی۔۔۔۔۔"

شاہ زیب اسے تنگ کرنے میں لگا ہوا تھا کب سے اس کے کان ترس گئے تھے یہ سننے کیلیے حوریہ نے تو کہنا ہی چھوڑ دیا تھا اب موقع ملا تو وہ کیوں جانے دیتا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

**********

تم کھا کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟

اریشہ کچھ سوچ رہی تھی تب تیمور نے اسکے رکے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔

جی جی میں کھا رہی ہوں۔۔"

کیا کوئی بات ہے جو تمھیں پریشان کر رہی ہے؟؟

تیمور نے اسکی بے خیالی کو پریشانی سمجھا۔۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"اریشہ کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کس طرح کہے۔۔۔

"دیکھو اگر کوئی بھی مسئلہ ہے تو تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو۔۔۔۔"

تیمور کی بات نے اس کی ڈھارس بندھائی ۔۔۔یوں بھی اب وہ اس کی منکوحہ تھی نجانے کون سی بات بری لگ جاتی۔۔۔

اریشہ نے سوچا کہہ ہی دوں جو بھی ہو گا دیکھا جائیگا۔۔۔

وہ مجھے اگے پڑھنا ہے؟؟؟

اریشہ نے ذرا کی ذرا نگاہیں اٹھا کر تیمور کے چہرے کو دیکھا جہاں نرمی کے ساتھ ملائمت رقم تھی۔۔۔

"ہاں تو پڑھ لو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔۔"

اریشہ نے حیرانگی سے دیکھا اسے اتنی جلدی تیمور سے ہاں کی امید نہیں تھی۔۔۔ تیمور اسکے چہرے کے اتار چڑھاو کو سمجھ رہا تھا۔۔۔ تبھی دونوں ہاتھ میز پر دہرے قدرے اگے ہو کر گویا ہوا۔۔۔۔

" اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں تمھیں اگے پڑھنے سے منع کر دوں گا تو ایسا نہیں ہے کیوں کہ میں اپنی شریک حیات کو اپنے برابر دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو بیوی کی جائز بات کو نہ مانے۔۔"

تم پڑھو جتنا پڑھنا چاہتی ہو رہی بات انکل سے اجازت لینے کی تو میں خود بات کر لوں گا"

اب تم کھانا کھاو۔۔۔"

تیمور نے اسکے ہاتھ کی پشت کو تھپک کر کہا۔۔۔۔

اریشہ کے تو گمان میں بھی نہیں تھا تیمور اتنی مثبت سوچ کا مالک ہے اسکی انکھیں تشکر سے تیمور کو دیکھنے لگیں جواب کھانا شروع کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تیمور کا لہجہ اریشہ کو اپنے اثر میں جکڑ چکا تھا۔۔۔۔۔

**********

**

شاہ کیوں ضد کر رہیں ہیں چلیں نہ وہ چلا جائے گا۔۔۔۔"

اب کہ شاہ زیب نے سنجیدگی اختیار کر لی تھی وہ بھی ٹھان کے بیٹھا تھا کہ کہلوا کر ضرور رہے گا۔۔۔۔

"ضد ہی سمجھ لو تم پر ہے اب یہ کہ تم بولو گی یا نہیں۔۔۔۔۔"

شاہ کی سنجیدگی کا گراف عروج پر تھا۔۔۔۔ حوریہ کو اب بولنا ہی تھا ورنہ وہ گول گپے سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔۔۔۔

"اچھا شاہ کھلا دیں دیکھیں میں اپکی بیوی ہوں نا۔۔۔۔"

حوریہ نے اہستہ آواز میں کہا لیکن شاہ زیب نے سن لیا تھا۔۔۔۔

"یہ ہوئی نہ بات اب تم یہاں بیٹھو میں لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔"

شاہ زیب اس کیلئے ایک پلیٹ گول گپوں کی لے کر آیا تو حوریہ نے اچھنبے سے کہا۔۔

شاہ اپکی پلیٹ کہاں ہے آپ نہیں کھائیں گے ؟؟؟

"نہیں تم ہی کھاو میں نے اپنا گلہ خراب نہیں کروانا۔۔۔۔۔"

شاہ مجھے اگے پڑھنا ہے ؟؟؟

حوریہ نے کہا تو شاہ زیب نے اسے ایسے دیکھا جیسے حوریہ نے انوکھی بات کہہ دی ہو ۔۔۔ کیا یہ تم کہہ رہی ہو ہنی ؟؟؟

تم حوریہ ہی ہو نہ ؟؟

شاہ زیب کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا حوریہ اور پڑھنے کی بات کرے۔۔۔

کیا ہوا میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو آپ اتنا حیران ہو رہے ہیں ؟؟؟

حیران نہیں ہوں تو اور کیا کروں تم پڑھائی سے اتنا دور بھاگتی تھیں اور اب خود ہی اگے پڑھنے کا کہہ رہی ہو۔۔۔۔"

آپ میرا مذاق بنا رہے ہیں ؟؟؟

حوریہ نے خفا انداز میں کہا۔۔۔

نہیں میں مذاق تو نہیں اُڑا رہا۔۔۔۔

شاہ زیب نے سنبھل کر کہا کہ کہیں وہ ناراض ہی نہ ہو جائے۔۔۔

"اچھی بات ہے پڑھ لو میں کل ہی تمہارا ایڈمیشن فارم لے اوں گا۔۔"

تھینک یو شاہ۔۔۔ حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

**اریشہ اور حوریہ نے ایک ہی کالج میں ایڈمیشن لے لیا تھا ہوں انکو جاتے ہوئے پانچ ماہ ہو گئے تھے دن یوں ہی اپنی رفتار سے گزر رہے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال بعد-:

ہنی جلدی کرو کتنا ٹائم لگاتی ہو تیمور کی کالز۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے حوریہ کو بلیک ساڑی میں دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

حوریہ سیاہ ساڑی میں ائینہ کے سامنے کھڑی نیک لیس پہن رہی تھی بال سارے اگے کی جانب ڈھلکے ہوئے تھے میدے جیسی صاف رنگت پر بلیک ساڑی اسکے حسن کو دو آشنہ کر رہی تھی شاہ زیب کھوئے سے انداز میں اگے بڑھا اور حوریہ کے پیچھے اکر اسکے نیک لیس کے ہک کو بند کیا۔۔۔۔

حوریہ اس کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر گھبرا گئ۔۔۔

لیکن پھر سنبھل گئ تھی۔۔۔۔

افففف شاہ اپنے تو ڈرا ہی دیا۔۔

کس پر بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے؟؟؟

شاہ زیب نے اسے شریرانہ انداز میں دیکھا۔۔۔آپ پر۔۔۔۔"

حوریہ کھلکھلاتے ہوئے سائیڈ سے نکل گئی اور بیڈ کی جانب بڑھ گئی جہاں 6 مہینہ کی ہانیہ لیٹے ہوئے اپنے ہاتھ پاؤں سے کھیل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانیہ کو شاہ زیب نے پہلی دفعہ جب گود میں لیا تو اسکی انکھوں میں آنسو آگئے تھے پوری کی پوری حوریہ کی کاپی تھی اسے ایسا لگا جیسے وقت پیچھے چلا گیا ہو۔۔۔۔۔ حوریہ کی پیدائش کے وقت اتنے حادثے ہوئے کہ شاہ زیب تو اسے دیکھ ہی نہیں سکا تھا لیکن جب وہ تیمینہ بیگم کے پاس آیا تھا تو ان کے ہاتھوں میں روئی کے گالوں جیسی بچی کو دیکھا۔۔۔

آنی یہ تو گڑیا ہے کیا میں اسے گود میں لے لوں؟؟؟

شاہ زیب نے ڈرتے ہوئے پوچھا کیوں کہ وہ ابھی دنوں کی ہی تو تھی۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔"

شاہ زیب نے اسے بہت آرام سے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تھا نازک گڑیا کی طرح۔۔ اور نام بھی خود ہی رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسے لگا کہ ابھی آنی اکر کہیں گی شاہ یہ تو پوری حوریہ ہے کن کن یادوں نے اسکی آنکھوں میں آنسو لے آئے تھے۔۔۔۔۔

آج تیمور اور اریشہ کی بارات تھی حوریہ نے بلیک ساڑی اور شاہ زیب نے بلیک ہی پین کوٹ پہنا ہو تھا۔۔۔۔۔۔

اریشہ کو اسٹیج پر لایا گیا اریشہ نے میرون کلر کا شرارہ اور تیمور نے وائٹ کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی دونوں کی جوڑی خوب جچ رہی تھی۔۔۔۔فوٹو سیشن کا سلسلہ رکا تو رخصتی کے وقت حوریہ کی انکھوں میں بھی آنسو تھے جو شاہ زیب نے دیکھ لیے تھے

۔۔۔

"تم کیوں رو رہی ہو تمہاری تو ہو چکی رخصتی۔۔۔۔"

کیا دوبارہ کروانے کا ارادہ ہے شاہ زیب کی بات پر حوریہ کو ہنسی اگئی اور شاہ زیب بھی مطمئن ہو گیا۔۔۔

اسکا مقصد بس حوریہ کا دھیان بٹانا تھا اور حوریہ پر سکون ہو گئی تھی کہ اسکا ہمسفر ہی

اسکی زندگی کی چھاوں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

**********

اریشہ میں چاہتا ہوں کہ آج ساری باتیں کلیر کر دوں تاکہ آنے والی زندگی میں کوئی بدگمانیاں نہ ہو۔۔۔۔"

میں ایک کھرا بندہ ہوں اور میری زندگی صاف ستھری گزری ہے میں نے جب تمھیں پہلی دفعہ دیکھا تھا تو تم مجھے اچھی لگی تھیں اس لئے میں نے تم سے راہ ورسم بڑھانے کی بجائے ڈاریکٹ تمہارے پیرینٹس سے نکاح کی بات کی۔۔۔انہیں منانا ایک مشکل کام تھا یہ میں پھر کبھی بتاوگا۔۔۔بہر حال وہ مان گئے میں چاہتا تو صرف منگنی ہی کر لیتا چونکہ ہمارے مذہب میں منگنی کی کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے میں نے ڈاریکٹ نکاح کا کہا۔۔۔کل کو اگر میں تم سے کوئی بات کروں تو تم کوئی غیر سمجھ کر بات نہ کرو بلکہ ایک جائز اور پاک رشتہ کا تحفظ تمہارے ذہن میں ہو۔۔۔۔۔۔اب اگر تمہیں کوئی شکایت ہو تو بتاو؟؟؟

تیمور نے اپنی بات کلیر کر کے اس سے پوچھا۔۔۔۔

اریشہ کی انکھیں نم ہو گئیں تھیں اتنا چاہے جانے پر یہ بھی تو محبت ہی ہے کہ آپ اپنی شریک حیات کو عزت دیں اور اسے مکمل تحفظ دیں۔۔۔

**********

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews